صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 22 مئی 2017ء بمطابق 25 شعبان 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَیَانَ O اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ O وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیزَانَ O اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیزَانِ O وَاَقِیمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیزَانَ O وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ O فِیهَا فَاکِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کیلئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیمِ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اشۡرَحۡ لِی صَدۡرِیO وَیَسِّرۡ لِیۤ أَمۡرِیO وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِیO یَفۡقَهُواْ قَوۡلِی۔ We will start with Questions/Answers session.
Najma Shaheen Bibi, your first Question.

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

Madam Deputy Speaker: Question number is 4992-----

محترمہ نجمہ شاہین: میڈم! کوسچن نمبر بولنے سے پہلے میں ضلع کوہاٹ میں ہونے والے اس واقعے کی جو کہ دہشتگردی کا ایک واقعہ پیش آیا ہفتے کے روز جس میں ضلع لاچی کا ایس ایچ او اور ایڈیشنل ایس ایچ او اور اس کے ساتھ دو پولیس اہلکار دہشتگردی کا نشانہ بن گئے اور چاروں شہید ہوگئے۔ میں یہاں سے درخواست کرتی ہوں کہ ان کیلئے خصوصی دعا کی جائے اور سانحے میں ہم پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، اپنے ضلع کے پولیس کے ساتھ برابر کے شریک ہیں ان کے غم میں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، مفتی جانان صاحب! دعا کریں۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میډم! زه به دعا وکړم خو خان الله خان یو ډیر بہادر ایس ایچ او او د پولیس یو ډیر ښه آفیسر وو۔ هغه چونکه هنګو کښې ډیر وخت تیر کړے دے او د هغوی په دلیرئ باندې د هنګو هغه ټول خلق ګواه دی۔ هغه که نن مړ دے ان شاء الله هغه مړ نه دے ، هغه چې کوم تاریخ او کوم یادونه خلقو کښې پریښې دی ان شاء الله هغه به ډیر وخته پورې یاد وی او زه د هغه بہادرئ ته د دې اسمبلئ په فلور باندې خراج تحسین پیش کوم او د هغوی خاندان سره په غم او درد کښې د هغوی په تکلیف کښې مونږ مکمل شریک یو۔

(اس مرحلہ پر پولیس کے شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امین۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Before we start the 'Questions hour', I just want to say, I thing that even today we received the Questions, the answers very late, like 03:25 pm کچھ Answers ملے ہیں، میں اپنے سیکرٹری

صاحب! امان صاحب! اس کے بعد اگر کوئی کوئسچن چوبیس گھنٹے نہ آئے، اس کو Blank چھوڑا کریں، ختم بس، Enough is enough، ختم ہو گیا۔ جی، نجمہ بی بی!

* 4992 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ماہی پروری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں مچھلی کی افزائش نسل کیلئے فارم بنایا گیا ہے جس میں ملازمین بھی بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کوہاٹ میں مذکورہ فارم کی پوزیشن کیا ہے، اس کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز محکمہ ماہی پروری کوہاٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، آیا یہ بھرتی مروجہ قوانین اور ضوابط کے تحت کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے ماہی پروری) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں مچھلی کی افزائش کیلئے (فش ہیچری) فارم 1978 میں ایک چھوٹا یونٹ قائم کیا گیا تھا جس کو مزید جدید سائنسی خطوط پر استوار کرنے کیلئے ترقیاتی سکیموں سال 1986 تا 1989، 1995 تا 1998 اور 2014 تا 2018 کے ذریعے استعداد کار کو بڑھایا گیا ہے۔

(ب) موجودہ مچھلی فارم (فش ہیچری) جس کا رقبہ 12.4 ایکڑ پر محیط ہے، اس کی سالانہ مچھلی بچہ پیداوار مصنوعی نسل کشی کے ذریعے تقریباً چھ لاکھ مچھلی پونگ ہے جس پر پورا کوہاٹ ڈویژن انحصار کرتا ہے۔ یہ پونگ (بچہ مچھلی) ہر سال کوہاٹ کے سات ڈیموں (تاندہ ڈیم، دروازئی ڈیم، گنڈیالی ڈیم، چندہ فتح خان ڈیم، درملک ڈیم، کنڈر ڈیم اور ایگزلری کنڈر ڈیم) میں ڈالا جاتا ہے اور اس کے علاوہ ضلع کرک میں بھی سات ڈیموں (زیبی ڈیم، شرکی ڈیم، غول ڈیم، کرک ڈیم کرک، چنغوز ڈیم، لواغر ڈیم اور مردان خیل ڈیم) اور ضلع ہنگو کے نریاب ڈیم میں ڈالا جاتا ہے اور قدرتی ندی نالوں میں سٹاکنگ اور پرائیویٹ مچھلی فارموں کو بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ ان تمام مندرجہ بالا ڈیموں کے حقوق ماہی گیری کو نیلام عام فشریز رولز 1976 کے تحت ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔ ان ڈیموں، پرائیویٹ فش فارموں اور قدرتی ندی نالوں سے ٹنوں کے حساب سے تازہ مچھلی حاصل کی جاتی ہے جس سے نہ صرف لوگوں کو روزگار، خوراک (پروٹین) شکار مچھلی اور تفریحی مواقع

مہیا ہوتے ہیں بلکہ خیبر پختونخوا کے سرکاری خزانے میں لاکھوں روپے کی آمدن کا ذریعہ بھی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2012-13	2013-14	2014-15	2015-16	2016-17
0928ملین	3.756ملین	4.15ملین	5.910ملین	6.377ملین

پچھلے پانچ سالوں کے دوران کسی قسم کے ملازمین کی بھرتی عمل میں نہیں لائی گئی ہے اور موجودہ ملازمین جو مچھلی فارم (فش ہیچری) میں کام کرتے ہیں، وہ بیس سال پہلے بھرتی کئے گئے ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: کوسچن نمبر4992۔ یہاں میں نے مچھلی کی افزائش کے بارے میں اور فارم کے بارے میں جواب مانگا تھا، انہوں نے جواب تو مجھے تفصیل سے دیا ہے، اس سے تو میں اتفاق کرتی ہوں کہ کیونکہ جگہ جگہ آج کل فش پوائنٹس بنے ہوئے ہیں لیکن اس میں جو انہوں نے پچھلے پانچ سالوں میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی بلکہ بیس سال پہلے کی بھرتیاں جو ابھی تک چل رہی ہیں تو میں اس کے بارے میں ذرا ایک یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر ابھی تک اس میں کیوں بھرتی نہیں ہوئی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، امتیاز قریشی صاحب! آپ کو۔۔۔۔۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم سپیکر صاحبہ! نجمہ شاہین صاحبہ نے جو کوسچن کیا ہے ہم نے تفصیلاً اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ اس فشری ڈیپارٹمنٹ کی بہت بڑی Efficiency ہے، اگر یہ ڈیٹیل آپ دیکھیں جی تو 2012-13 میں صرف نو لاکھ 88 ہزار روپے پھر 2013-14 میں 30 لاکھ، 2014-15 میں تقریباً 40 لاکھ جبکہ 2016-17 ہماری یہ رقم بڑی 63 لاکھ سے بھی زیادہ یعنی چھ گنا زیادہ ہماری یہ Improvement ہوئی ہے یہاں پہ، اس کے علاوہ یہ بہت بڑی بات ہے کہ پانچ سال میں، گزشتہ پانچ سالوں میں ہم نے کوئی بھرتی نہیں کی، جب پوسٹ Available نہیں ہے تو کیوں بھرتی کی جائے، اس سے پہلے گورنمنٹ میں بھرتیاں ہوئی ہیں وہی چلی آرہی ہیں تو میرے خیال میں اس سے بہتر Reply تو میڈم صاحبہ! دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔ تو ڈیٹیل اس میں دی ہوئی ہے میرے خیال میں کہ میڈم اس سے مطمئن ہوں گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نجمہ بی بی!

محترمہ نجمہ شاہین: مطمئن ہوں لیکن یہ بھرتیاں جو نہیں ہوئیں، بھرتیاں ہوئی ہیں لیکن وہ ریکارڈ میں آپ لوگ نہیں بتا رہے کہ بھرتیاں ہوئی ہیں اس میں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر قانون: میڈم! بالکل Reply لیں، لاسٹ پیرا میں دیکھیں تو یہ لکھا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران یہ اوپن اسمبلی کے فلور پہ ہم Reply دے رہے ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران کسی قسم کے ملازمین کی بھرتی عمل میں نہیں لائی گئی ہے اور اگر کوئی ہے تو میڈم! بتائیں میں ابھی جو ہے کمیٹی کو ریفر کر دیتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی! اگر ڈیپارٹمنٹ میں ضرورت نہ ہو تو پھر بھرتیاں نہیں کی جاتیں، اگر بھرتیاں نہیں کی گئیں تو وہ تو ٹھیک ہے۔ آپ کیا کہتی ہیں کہ جگہ نہیں ہے اور بھرتیاں کریں مجھے سمجھ نہیں آئی؟

محترمہ نجمہ شاہین: نہیں نہیں، ایسی بات نہیں ہے میڈم! یہ کوسچن جو کیا جاتا ہے، مجھے باقی اس سے اتفاق ہے، تمام جواب سے متفق ہوں لیکن اس بھرتیوں والے سے نہیں ہوں کہ اس میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بھرتیاں ہوئی ہیں؟ Okay. What you will do, What you will do? Next time you bring بھرتیاں ہوئی ہیں کیونکہ فلور آف دی ہاوس پہ اگر ڈیپارٹمنٹ نے جھوٹ بولا ہے تو پکڑیں گے ہم، تو آپ Next اس میں لے آئیں، اگر بھرتیاں ہیں، ٹھیک ہے؟ Next Question پہ جائیں جی، نجمہ بی بی!

* 4996 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں زراعت کی ترقی کیلئے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کوہاٹ میں زراعت کی ترقی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، نیز کوہاٹ میں امرود کے باغات تباہی سے دوچار ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈا پور (وزیر زراعت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں پائیدار ترقی برائے تحفظ خوراک سکیم کے تحت درج ذیل زرعی ترقیاتی کام کئے گئے ہیں:

1۔ بے موسمی سبزیات کی کاشت کیلئے دو عدد ہائی روف ٹنل تعمیر کئے گئے ہیں۔

2۔ اعلیٰ و تصدیق شدہ بیج کے حصول کیلئے 200 ایکڑ رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی ہے۔

3۔ امسال 60 ایکڑ اراضی پر مختلف اقسام کے نئے پھلدار باغات کاشتکاروں کو لگائے جائیں گے۔

4۔ پھل مکھی کے تدارک کیلئے امرود کے باغات فروٹ فلائی ٹریپس کی تنصیب جاری ہے۔

5۔ رواں سال باغات کی بہتر نگہداشت کیلئے مختلف مقامات پر یوم کاشتکاران کا انعقاد کیا جائے گا۔

6۔ محکمہ زراعت اور زمیندار کی اشتراک کی بنیاد پر فروٹ نرسری فارم پر کام شروع ہے۔

ضلع کوہاٹ میں گندم کی تصدیق شدہ بیج کے حصول کیلئے زمینداروں کے ساتھ اشتراک کی بنیاد پر 187 ایکڑ رقبہ پر گندم کی اعلیٰ بیج کاشت کی گئی ہے۔ ضلعی حکومت کی فراہم شدہ فنڈ کے تحت بہادر کوٹ یونین کونسل میں 12 ایکڑ رقبہ پر گندم سیڈ پروڈکشن پلاٹس لگائے گئے۔

اس سال محکمہ نے 140 نٹ اعلیٰ گندم بیج ضلع بھر کے زمینداروں میں سرکاری نرخ پر فروخت کیا گیا ہے۔

ماڈل فارم سروسز سنٹر کوہاٹ کے تحت 182 کلو ترقی دادہ مونگ پھلی تخم بار (2011)، 715 بوری یوریا، 1376 بوری DAP، 150 بوری نائٹروفاس، 19 بوری NPK اور 609 لیٹر/پیکٹ زرعی ادویات رعایتی نرخ پر فروخت کئے ہیں۔

اس سال فروٹ نرسری فارم محکمہ زراعت کوہاٹ میں تقریباً 8000 مختلف اقسام کے پھلدار پودے کاشتکاروں کو سرکاری نرخ پر فراہم کئے جائیں گے۔

ضلع بھر کے ذیلی دفاتر میں مشاورتی خدمات کیلئے فیلڈ سٹاف کے ذریعے زرعی مشورے دینے کے علاوہ ماہانہ رسالہ زراعت سرحد اور مختلف زرعی لٹریچر بھی کاشتکاروں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔

ضلع کوہاٹ میں امرود کے باغات کی تباہ کاری کی درج ذیل وجوہات ہیں:

- باغات کا رقبہ چونکہ بہت تیزی سے نئی آبادیوں میں تبدیل ہو رہا ہے جس کی روک تھام کیلئے قانون سازی کی ضرورت ہے۔

- موسمی تغیرات کی وجہ سے بڑے بڑے پودے شدید سردی میں کہر کی وجہ سے خشک ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔
- دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے نئی بیماریاں اور کیڑے مکوڑوں کا حملہ دیکھا گیا ہے،ان کے تدارک کیلئے زرعی ادویات کا استعمال ناگزیر ہے جو کہ اکثر باغبانوں کی قوت خرید سے باہر ہے۔
- دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے نئی بیماریاں اور کیڑے مکوڑوں کا حملہ دیکھا گیا ہے،ان کے تدارک کیلئے زرعی ادویات کا استعمال ناگزیر ہے جو کہ اکثر باغبانوں کی قوت خرید سے باہر ہے۔
- اکثر مالکان باغات کو سال یا دو سال کے اجارہ پر دے دیتے ہیں،اجارہ دار پودوں کی مناسب دیکھ بھال (گوڈی، کھاد اور بر وقت ادویات کا استعمال) نہ کرنے کے سبب امرود کے باغات متاثر ہوتے ہیں۔
- اکثر باغات گندے پانی کے نالوں سے آبپاش ہوتے ہیں جو کہ امرود کے پودوں پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔
- پھل مکھی کے تدارک کیلئے سارے زمیندار زہریلے پھندے بر وقت استعمال نہیں کرتے جس سے پھل کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> یہاں بھی میں باقی جواب سے تو مجھے اتفاق ہے بالکل، یہ باقی انہوں نے جوابات جو دیئے ہیں لیکن اصل مسئلہ جو میں نے پوچھا ہے، وہ کوہاٹ کے امرود کے باغات کے بارے میں ہے۔ کوہاٹ کے امرود جو کہ پورے صوبے بلکہ پورے پاکستان میں بڑے مشہور تھے لیکن اس وقت ان کی فصل بالکل تباہ ہو چکی ہے۔ یہاں انہوں نے بڑے تفصیل سے جواب دیا ہے لیکن اس کا ذمہ دار کون ہے اور اس کی افزائش کو کیسے دوبارہ بحال کیا جائے گا؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی، امتیاز صاحب!

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر صاحبہ! بہت Detailed reply ہے، انہوں نے شارٹ سا کوسچین کیا ہے جس کی تفصیلاً ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دیا ہے جیسا کہ "ضلع کوہاٹ میں پائیدار ترقی برائے تحفظ خوراک سکیم کے تحت درج ذیل زرعی ترقیاتی کام کئے گئے ہیں۔ بے موسمی سبزیات کی کاشت کیلئے دو عدد ہائی روف ٹنل تعمیر کئے گئے ہیں۔ اعلیٰ و تصدیق شدہ بیج کے حصول کیلئے 200 ایکڑ رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی ہے۔

امسال 60 ایکڑ اراضی پر مختلف اقسام کے نئے پھلدار باغات کاشتکاروں کو لگائے جائیں گے۔ پھل مکھی کے تدارک کیلئے امرود کے باغات فروٹ فلائی ٹریپس کی تنصیب جاری ہے۔ رواں سال باغات کی بہتر نگہداشت کیلئے مختلف مقامات پر یوم کاشتکاران کا انعقاد کیا جائے گا۔ محکمہ زراعت اور زمیندار کے اشتراک کی بنیاد پر فروٹ نرسری فارم پر کام شروع ہے۔ ضلع میں، کوہاٹ میں گندم کی تصدیق شدہ بیج کے حصول کیلئے زمینداروں کے ساتھ اشتراک کی بنیاد پر 187 ایکڑ رقبہ پر گندم کی اعلیٰ بیج کاشت کی گئی ہے۔ ضلعی حکومت کے فراہم شدہ فنڈ کے تحت بہادر۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز صاحب!

وزیر قانون: جی۔

Madam Deputy Speaker: She wanted to know about the Amrood.

یہ جو ہے اس کے باغات، وہ لاسٹ میں لکھا ہے نا، وہ ذرا پڑھیں۔

وزیر قانون: اس کا بھی یہ کہ "باغات کا رقبہ چونکہ بہت تیزی سے نئی آبادیوں میں تبدیل ہو رہا ہے جس کی روک تھام کیلئے قانون سازی کی ضرورت ہے۔ موسمی تغیرات کی وجہ سے بڑے بڑے پودے شدید سردی میں کہر کی وجہ سے خشک ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے نئی بیماریاں اور کیڑے مکوڑوں کا حملہ دیکھا گیا ہے، ان کے تدارک کیلئے زرعی ادویات کا استعمال ناگزیر ہے جو کہ اکثر باغبانوں کی قوت خرید سے باہر ہے۔ اکثر مالکان باغات کو سال یا دو سال کے اجارہ پر دے دیتے ہیں۔ اجارہ دار پودوں کی مناسب دیکھ بھال (گوڈی، کھاد اور بروقت ادویات کا استعمال) نہ کرنے کے سبب امرود کے باغات متاثر ہوتے ہیں" تو کچھ Responsibilities جو ہیں تو یہ زمینداروں پہ بھی پڑتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ڈیپارٹمنٹ کی جو Responsibility ہے، وہ ان شاءاللہ احسن طریقے سے پوری ہو رہی ہے، مزید بھی کوشش کریں گے کہ ہم نقصان سے بچ جائیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نجمہ بی بی!

محترمہ نجمہ شاہین: اس میں میں نے یہی پوچھا ہے کہ اس کی تباہی کا ذمہ دار کون ہے یا پھر اس کو دوبارہ کیسے بحال کیا جائے گا، یہاں انہوں نے جواب دیا ہے کہ "باغات کا رقبہ بہت تیزی سے نئی آبادیوں میں تبدیل ہو رہا ہے جس کی روک تھام کیلئے قانون سازی کی ضرورت ہے"۔ تو یہ قانون سازی پھر کون کرے گا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، امتیاز صاحب!

وزیر قانون: جی وہی کہہ رہا ہوں کہ ان شاءاللہ قانون سازی ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے اور ان شاءاللہ کریں گے اس پہ، ابھی ہمیں ڈیپارٹمنٹ سے Reply آئی ہے۔ اس کے علاوہ بھی جو تدارک گورنمنٹ کر سکتی ہے، ڈیپارٹمنٹ کر سکتی ہے وہ ان شاءاللہ ضرور کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، وہ کہہ رہے ہیں بالکل قانون سازی گورنمنٹ کا کام ہے اور تھینک یو، نجمہ بی بی کہ آپ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے تو ان شاءاللہ اب قانون سازی کریں گے۔ Next Question Najma Shaheen!

* 4999 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر لائیوسٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں محکمہ لائیوسٹاک میں مختلف آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈ، اخباری اشتہار اور ڈومیسائل بمہ لسٹ فراہم کیا جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ ضلع کوہاٹ میں صرف درجہ چہارم کی مختلف سات آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ درجہ چہارم کی خالی آسامیاں مقامی ہونے کے ناطے اخبار میں اشتہار نہیں دیا گیا اور طے کردہ طریقہ کار کے مطابق باقاعدہ محکمانہ کمیٹی کے ذریعے ان آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے۔ حسب طلب دفتر روزگار ضلع کوہاٹ حاصل کردہ امیدواروں کی لسٹ، بھرتی شدہ ملازمین کی لسٹ بمع ان کے شناختی کارڈ، دفتر روزگار کارڈ، ڈومیسائل سرٹیفیکیٹس (مصدقہ نقول) منسلک کی گئی ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ نجمہ شاہین: اس میں میں نے لائیوسٹاک سے متعلق مختلف آسامیوں اور بھرتیوں کے بارے میں پوچھا ہے تو یہاں تو انہوں نے جواب لکھا ہے، جواب تو دیا ہے لیکن اس کی لسٹ وغیرہ موجود نہیں ہے، اشتہار اور اس کی لسٹ جو ہے تو وہ مجھے نظر نہیں آرہی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لسٹ تو میرے خیال میں یہاں پہ ہے اس میں، مفتی جانان صاحب! ضمنی کوئسچن۔

مفتی سید جانان: میڈم! آپ دیکھ لیں، اس میں لکھا ہے کہ اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ درجہ چہارم کی خالی آسامی مقامی ہونے کے ناطے اخبار میں اشتہار نہیں دیا گیا ہے، یہ میرے خیال میں ایسے تو ممکن نہیں ہے، اگر مقامی لوگ بھرتی کرنے ہیں یا دوسرے لوگ بھرتی کرنے ہیں تو اس کیلئے اشتہار تو دینا چاہیئے، یہ تو لازم ہے اشتہار دینا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز قریشی صاحب!

وزیر قانون: میڈم سپیکر! عموماً کلاس فور یا تو اشتہار کے ذریعے ہوتے ہیں یا پھر ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے تھرو لسٹ منگوائی جاتی ہے اور اس کے اندر ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں جو رجسٹرڈ لوگ ہوتے ہیں، پھر وہ اگر Apply کرتے ہیں تو پھر ان کو لیا جاتا ہے، تو یہ اگر دیکھا جائے اس کو کُسچن سے پہلے چونکہ یہ Connected ہے 4993 کے ساتھ، تو 4993 میں انہوں نے یہی کو کُسچن کیا ہے کہ لائیو سٹاک ضلع کوہاٹ کی ترقی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمے میں ملازمین بھی بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس میں پھر تفصیل دی گئی ہے ڈیپارٹمنٹ نے کہ "جی ہاں، محکمہ لائیو سٹاک کی توسیع کوہاٹ میں مورخہ 2013 سے تاحال صرف سات درجہ چہارم بھرتی کئے گئے ہیں جبکہ لائیو سٹاک ریسرچ کوہاٹ میں چھ آسامیوں پر سابقہ پراجیکٹ ملازمین کی تقرری کا حکم نامہ عدالت نے جاری کیا ہے جو کہ عدالت ہائی کورٹ کے آرڈر پر چھ لوگوں کو رکھا گیا ہے اور اس کے علاوہ تین کلاس فور ایسے ہیں جو کہ تقرری ان کی باقاعدہ روزگار محکمانہ سلیکشن کمیٹی کے ذریعے کی گئی ہے (تفصیل لف ہے) اور میں یہ بھی بتاتا چلوں، میں چونکہ خود بھی کوہاٹ سے تعلق ہے میرا۔ میرا ابھی یہ خیال تھا کہ اس میں کہیں اور ڈسٹرکٹ کے لوگ بھرتی ہوئے ہیں لیکن جو میں نے ریکارڈ چیک کیا تو سب کے سب کوہاٹ ضلع کے باقی تین جو Appoint ہوئے ہیں، ضلع کوہاٹ سے ان کا تعلق ہے تو تفصیلاً جواب موجود ہے اس میں۔ یہ دونوں Connected Questions ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, okay ji. Next Question, Izaz-ul-Mulk Sahib. Not present, it lapses. Again Izaz-ul-Mulk Sahib, not present, it lapses. Next Najma Shaheen Bibi!

* 4944 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر سوشل ویلفیئر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں دستکاری سکولز کام کر رہے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ میلینئم سنٹر کوہاٹ میں بھی دستکاری سکول کام کر رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کوہاٹ میں کتنے دستکاری سکولز کام کر رہے ہیں۔

سوشل ویلفیئر کے تحت یتیم خانے اور دیگر منصوبے مثلاً لیاقت ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال میں عوامی سرائے کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، نیز سال 14-2013 میں کوہاٹ میں کون کونسے منصوبے شروع کرنے کا پروگرام ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (سماجی بہبود)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، میلینئم سنٹر میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی دستکاری سکول کام نہیں کر رہا ہے۔

(ج) ضلع کوہاٹ میں سات عدد دستکاری سنٹرز ریگولر بنیادوں پر کام کر رہے ہیں جن میں دستکاری سنٹر پشاور چوک کوہاٹ، نصرت خیل ہنگو روڈ، گاؤں کاغذی لو، ہنگو روڈ شیر کوٹ، گاؤں بابری بانڈہ، بنوں روڈ خٹک کالونی اور رحمان آباد روڈ کوہاٹ شامل ہیں۔ کے ڈی اے کے علاقے میں ویلفیئر ہوم فعال ہے اور اس وقت میں بارہ بے گھر بچے زیر کفالت ہیں۔

عوامی سرائے لیاقت وومن اینڈ چلڈرن ہسپتال میں فعال ہے، مالی سال 14-2013 کے دوران ضلع کوہاٹ کیلئے کوئی سالانہ ترقیاتی منصوبہ پیش نہیں کیا گیا۔

محترمہ نجمہ شاہین: کوئسچن نمبر 4994، یہ کوئسچن جب اسمبلی شروع ہوئی تھی تو اس وقت بھی میں نے کیا تھا۔ کوہاٹ جو لیاقت میموریل ہاسپٹل ہے تو اس میں ایم ایم اے کے دور میں ایک سرائے بنائی گئی تھی، وہاں پہ کوہاٹ جو سٹی ہے تو وہاں ارد گرد کے لوگ زیادہ آتے ہیں تو وہ سرائے جب سے قیام میں آئی ہے، جب سے بنی ہے تو اس پر پولیس ڈیپارٹمنٹ کا قبضہ ہے لیکن ابھی انہوں نے جو جواب دیا ہے، اس میں غالباً انہوں نے کہا ہے کہ یہ فعال ہے اور ڈیپارٹمنٹ کے انڈر ہے لیکن اب بھی اس میں پولیو کا کولڈ روم بنا ہوا ہے اور ایک کمرہ جو ہے وہ پولیس والوں کے پاس ہے۔ ایک کمرہ انہیں دیا گیا ہے، وہ بھی اوپر فلور پہ جو کہ عارضی طور پہ صرف رات کو لوگ سرائے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ پوری جو بنی ہوئی ہے نا جتنی بھی ہے یہ سرائے، اس میں سے صرف ایک کمرہ جو ہے تو وہ ابھی ڈیپارٹمنٹ نے واپس لیا ہے، وہ بھی چند مہینے پہلے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سکندر شیر پاؤ صاحب!

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (سماجی بہبود)}: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔ شکریہ بی بی۔ بی بی! جہاں تک آپ کہتی ہیں کہ فعال ہے تو فعال کا تو مطلب یہ ہے کہ چل رہا ہے، اس میں جب آپ خود کہہ رہی ہیں کہ ایک کمرہ ہے اور اس میں وہ ہو رہا ہے تو وہ آپ کی بات اس لحاظ سے کہ فعال ہی ہے۔ باقی جہاں تک پولیس کا وہ ہے اور جہاں تک پولیو کا وہ ہے تو بعض اوقات چونکہ پولیو بھی اس وقت ایک Priority ہے گورنمنٹ کی اور بعض اوقات سیکورٹی کا بھی چونکہ پورے صوبے میں ایک ایشو بنا ہوا ہے تو اس وجہ سے ان کو ہم Priority دیتے ہیں کہ ان کو بعض جگہوں میں اگر ضرورت پڑے تو ہم اپنی Facilities provide کرتے ہیں لیکن پھر بھی ہم یہ دیکھیں گے کہ اگر ان کو ضرورت نہ ہو تو ہم ان کو ریکویسٹ کریں گے کہ وہ جگہ خالی کریں اور اس کو مزید فعال کر دیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ وزٹ بھی کر لیں، میں وہاں پر ڈسٹرکٹ آفیسر کو بھی کہوں گا، آپ کے ساتھ جائے گا اور جس طرح آپ کہیں گی اس طریقے سے اس کے اوپر عمل ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی!

محترمہ نجمہ شاہین: یہ ڈیپارٹمنٹ والوں نے ابھی اس پہ کوشش کی ہے، یہ آپ کے علم میں ہو گا تو انہیں صرف ایک روم ملا ہے وہ بھی چند مہینے ہوئے ہیں۔ پچھلے دس سالوں سے یہ قبضہ ہے ان کا، پولیس والوں کا اور دوسرا میں نے دستکاری سکولوں کے بارے میں پوچھا ہے جو آپ نے یہاں بتایا ہے 14-2013 میں، وہ تو چلو ٹھیک ہے کام کر رہے ہیں لیکن یہاں میں صرف پوچھنا یہ چاہ رہی ہوں کہ ایک سال ہوا یا دو سال تو نوٹیفیکیشن اس کا جاری ہوا ہے جو ہم فیمیلز کو دیئے گئے، پھر اس کے بعد تمام میلز کو بھی یہ دستکاری سکولز دیئے۔ میں صرف اپنے علاقے کی بات کروں گی کہ میرے خیال میں چھ مہینے ہوئے ہیں کہ اس کا جو سٹاف ہے، اس کا نوٹیفیکیشن ہوا ہے اور باقاعدہ طور پر وہ آ کے وہاں پر کام کر رہے ہیں جو میرے علاقے میں جو میں نے اس دستکاری سکول کا وہ افتتاح کیا ہے تو اس میں پہلے ہی دن پہلے ہی ہفتے جو ہے تو پچاس ساٹھ لڑکیاں آئی ہیں لیکن ابھی تک وہاں، نہ مشین ہے، نہ وہاں کوئی فرنیچر ہے، کچھ بھی نہیں ہے تو وہ صرف ویسے ہی آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں۔ ابھی میٹرک کے Exam کے بعد اس میں تعداد اور بھی زیادہ ہوئی ہے اور آگے چھٹیوں

میں اور بھی زیادہ تعداد ہونے کا وہ ہے تو یہ فنڈ آپ کے پاس نہیں ہے یا کیا مسئلہ ہے کہ مشینری وہاں پہ بالکل نہیں آرہی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سکندر شیر پاؤ صاحب!

سینیئر وزیر (سماجی بہبود): بی بی! جہاں تک دستکاری سنٹرز کی بات ہے، یہ کوہاٹ میں پانچ دستکاری سنٹرز جو ہیں وہ Under یہ سکیمز جو ہیں وہ کئے گئے ہیں، اے ڈی پی سکیم کے تحت بنائے گئے ہیں۔ اس میں جو ریکروٹمنٹ کا پراسیس ہے وہ کمپلیٹ ہو چکا ہے۔ بعض جگہوں میں پروکیورمنٹ کا پراسیس جو ہے وہ تھوڑا لمبا ہوا ہے، اس میں کچھ ایشوز آرہے ہیں لیکن وہ بھی جلد سے جلد ہم پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان شاءاللہ جلد وہاں پہ سامان بھی چلا جائے گا اور یہ فنکشنل پورے ہو جائیں گے۔ یہ سکیم ویسے تھی 14-2013 کی لیکن بعض وجوہات کی بناء پہ یہ سٹارٹ نہ ہو سکی تھی اور ابھی ہماری Efforts کی وجہ سے اس میں یہ ریکروٹمنٹ بھی ہو گئی ہے اور پروکیورمنٹ کا پراسیس اس وقت جاری ہے، جلد سے جلد ہم کوشش کریں گے کہ یہ سنٹرز آپ کے چالو ہو جائیں جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نجمہ بی بی!

محترمہ نجمہ شاہین: یہ پچھلے میرے خیال میں چار پانچ مہینے سے ہم یہی سنتے آرہے ہیں کہ جلد سے جلد ہو جائے گا لیکن ابھی تک اس میں کوئی پیشرفت نہیں ہو رہی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی! تھینک یو، فلور پر تو آج کہہ دیا ہے اور انہوں نے فلور آف دی ہاؤس پہ Agree کر دیا ہے، تھینک یو ویری مچ نجمہ بی بی۔ اوکے، یہ جو ہے جعفر شاہ صاحب کا جو کوسچن ہے 5061، وہ ذرا انہوں نے معذرت کی ہے، جعفر شاہ صاحب موؤر ہیں، اس نے کہا ہے کہ اس کو پینڈنگ رکھیں، May be اس میں کچھ ٹیکنکل وہ تھا کہ وہ جواب نہیں دے سکا اس کا تو انہوں نے ریکویسٹ، اوکے، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: میڈم تھینک یو ویری مچ۔ منسٹر صاحب نے میرے ساتھ بھی رابطہ کیا ہے، یہ سوال میں نے پوچھا تھا جی سی پیک کے حوالے سے جو اہم پراجیکٹ ہمیں ملا ہے گدھوں کے ایکسپورٹ کا، (قہقہہ) It is a very important project Madam، اس میں میری یہ گزارش محکمے

سے ہو گی، لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، ایک تو میں نے سوال پوچھا ہے کہ کتنے گدھے ایکسپورٹ ہم کریں گے ؟ ابھی میں نے سنا ہے میڈم ! کہ اس میں پنجاب کی حکومت کی طرف سے سازش ہو رہی ہے اور وہ وہاں سے گدھے چوری چھپکے یہاں پہ لاکے تو یہاں سے ایکسپورٹ کریں گے تو اس میں بڑا نقصان ہو گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک آرٹیکل آج پڑھ رہا تھا میڈم سپیکر ! 'نیوز' اخبار میں ہے "Thick skin trade" اور اس میں اس کی بہت بڑی Importance ہے، اس سے میڈیسنز بھی بناتے ہیں اور یہ بہت ایسی ٹیکنالوجی ہے کہ ہم چائنا کو ریکویسٹ کریں کہ وہ ٹیکنالوجی بھی ہمیں ٹرانسفر کرے تاکہ ان گدھوں سے فائدہ ہم اٹھا سکیں اور تیسری میری بات یہ ہو گی کہ اس کیلئے الگ ڈائریکٹوریٹ چاہیئے کیونکہ یہ بہت Important business ہے۔ تھینک یو۔ (قہقہہ)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، جعفر شاہ تھینک یو۔

ایک رکن: ضمنی سوال۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس پہ نہیں ہو سکتا کوئسچن، Because یہ کوئسچن آیا ہی نہیں ہے۔ جعفر شاہ تو تھے۔

جناب جعفر شاہ: میڈم !

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کا تو ٹھیک ہے، As long as آپ کا سپلیمنٹری نہیں ہو سکتا۔ تھینک یو ویری مچ۔ اوکے جی، اس پہ سپلیمنٹری نہیں ہو سکتا، کوئسچن کا جواب نہیں آیا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4974 _ جناب اعزازالملک: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ضلع دیر پائیں حلقہ PK-95 میں اچھی کیٹل فارمز بنائے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فارمز میں گائیں موجود ہیں جس سے دودھ کی فروخت کی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع دیر پائیں حلقہ PK-95 میں کل کتنے اچھئی کیٹل فارمز بنائے گئے ہیں، مذکورہ فارمز کیلئے اس وقت کل کتنی گائیں کس قسم کی فراہم کی گئی تھیں، اب کتنی گائیں اور بچھڑے موجود ہیں، ہر فارم کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ فارمز سے دودھ کی پیداوار اور اس سے حاصل ہونے والی رقم اور اخراجات کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ فارمز میں تعینات عملہ کے نام، گریڈ اور تعیناتی کی تاریخ گریڈ وائز فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ضلع دیر پائیں حلقہ PK-95 میں طور کیمپ منڈا کے مقام پر ایک اچھئی کیٹل فارم بنایا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فارم میں گائیں موجود ہیں جس سے دودھ کی فروخت کی جاتی ہے۔

(ج) (i) PK-95 میں صرف ایک اچھئی کیٹل فارم طور کیمپ منڈا دیر لوئر کے مقام پر بنایا گیا ہے جس کیلئے کل درج ذیل 110 جانور خریدے گئے جو کہ سارے اچھئی نسل کے تھے۔

(1) سانڈ بیل 15 (2) گائے 40 (3) بچھڑے 55

نیز فارم پر اب موجود جانوروں کی تعداد ذیل ہے جبکہ پچھلے تین سالوں میں 81 اضافی جانوروں کو نیلام کر دیا گیا ہے۔

(1) بیل 5 (2) گائے 47 (3) بچھڑے 46

(ii) اچھئی کیٹل فارم کے پچھلے تین سالوں کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل الگ الگ درج ذیل ہے:

سال	خرچہ	آمدن
2013-14	Rs.21552000/-	Rs.135000/-
2014-15	Rs.7489000/-	Rs.836000/-
2015-16	Rs.9752000/-	Rs.1354000/-

نوٹ: اچھئی گائے جو کہ اچھی خصوصیات پر مشتمل ہے، اس نسل کو بچانے اور اس کے استعدادی خصوصیات کو بڑھانے کیلئے فارم قائم کیا گیا ہے تاکہ یہ نسل ختم ہونے سے بچایا جاسکے۔ اس میں افزائش نسل کیلئے اچھے سانڈ پیدا کرنا مقصود ہے تاکہ ملاکنڈ ڈویژن اور اس کے ملحقہ علاقوں میں اس نسل کو بڑھایا جائے۔

(iii) اچینی کیٹل فارم میں تعینات عملہ کے نام بمع گریڈ اور تاریخ تعیناتی کی لسٹ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تاریخ تعیناتی
01	ڈاکٹر حسن خان	ڈپٹی ڈائریکٹر	18	01/08/2012
02	ڈاکٹر سید الاابرار	لائیوسٹاک پروڈکشن آفیسر	17	01/09/2016
03	جناب نورالاسلام	آفس اسسٹنٹ	16	01/07/2014
04	محمد یار	اکاؤنٹنٹ	14	01/11/2011
05	مظفر خان	نائب قاصد	03	05/12/2014
06	عبدالامین	نائب قاصد	03	05/12/2014
07	فواد خان	نائب قاصد	03	05/12/2014
08	فرید	چوکیدار	03	05/12/2014
09	شکیل احمد	چوکیدار	03	05/12/2014
10	امن سید	کیٹل اٹینڈنٹ	03	05/12/2014
11	عامر سلطان	کیٹل اٹینڈنٹ	03	05/12/2014
12	عمر دراز	ملک مین	03	05/12/2014
13	عبدالحکیم	سویپر	03	05/12/2014
14	حبیب اللہ	سویپر	03	05/12/2014
15	ابراہیم	گراس کٹر	03	05/12/2014
16	عجب خان	نائب قاصد	03	12/02/2015
17	محمد نبی	نائب قاصد	03	12/02/2015
18	مقصود خان	نائب قاصد	03	12/02/2015
19	حضرت اللہ	کیٹل اٹینڈنٹ	03	05/01/2016
20	محمد خان	کیٹل اٹینڈنٹ	03	05/01/2016

21	سید نواب	ملک مین	03	05/01/2016
22	ضیاءالرحمان	ملک مین	03	05/01/2016
23	محمد شاہ	ملک مین	03	05/01/2016

4975 _ جناب اعزازالملک: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہر سال سرکاری کالونیوں میں گھروں کی تزئین و آرائش اور مرمت کیلئے پراونشل بلڈنگ مینٹی ننس سیل کو فنڈ جاری کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران تمام سرکاری کالونیوں کے گھروں کی تزئین و آرائش اور مرمت کیلئے دیئے گئے فنڈ کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے۔ نیز مذکورہ رقم کن افسران/وزیر صاحبان کے دستخطوں سے منظور کیے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا محکمہ مذکورہ فنڈ کی باقاعدہ، شفاف استعمال، جعلی پی سی ون کی روک تھام اور خورد برد سے بچانے کو یقینی بنانے کیلئے پی بی ایم سی کے ساتھ محکمہ انتظامیہ، انٹی کرپشن واحتساب کمیشن کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ قومی پیسہ سرکاری گھروں پر صحیح طریقے سے خرچ ہو سکے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) گزشتہ تین سالوں کے دوران تمام سرکاری کالونیوں کے گھروں کی تزئین و آرائش اور مرمت کیلئے دیئے گئے فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نیز کوارٹر/بنگلہ کے حساب سے خرچہ کی تفصیل محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ہوتی ہے۔ مذکورہ رقم کی منظوری کی تفصیلات بھی محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

Statement showing details of funds released for M&R of residential Colonies to C&W/PBMC.

Name of Colony	Years		
	2013-14	2014-15	2015-16
Civil Colony Warsak Road	56.34	24.725	13.165
Civil Colony-1 Kohat Road	12.974	14.707	---
Civil Colony-2 Kohat Road	---	3.108	0.302
Civil Quarters Kohat Road	73.026	66.488	20.742
Dabgari Gate	15.906	11.209	---

Fort-SAQ Road.	62.884	27.964	22.577
Guner Lane	---	6.435	8.216
Gulshan Rehman	1.627	5.821	8.51
Hashtnagri Gate	9.311	7.757	---
Hayat Abad.	11.429	16.765	11.428
Jail Road	3.811	2.563	0.584
Khyber Colony	8.804	7.793	4.567
Mall Road	---	---	1.553
NC Flats.	4.018	14.676	5.052
Old Jamrud Road	10.492	7.639	8.357
Park Lane	7.353	---	1.512
Race Course	4.1	1.994	3.902
Total	282.075	219.644	110.467.

(ii) یہ کام محکمہ مواصلات و تعمیرات کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے اور وہی اس کا بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: یہ کچھ Leave applications ہیں: راجہ فیصل زمان؛ عارف یوسف صاحب؛ اعظم خان درانی؛ افتخار مشوانی؛ جمشید خان مہمند؛ منور خان ایڈوکیٹ؛ اعزاز الملک افکاری؛ ارشاد خان؛ الحاج صالح محمد خان؛ مسماۃ نرگس بی بی؛ فضل حکیم خان؛ خاتون بی بی؛ Leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The leave is granted.

<u>مفتی سید جانان</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: پوائنٹ آف آرڈر؟

<u>مفتی سید جانان</u>: جی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Just one minute.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Call Attention No. 07. Sardar Zahoor Ahmad, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 1165. Sardar Zahoor Sahib!

سردار ظہور احمد: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ترقی کے نام پر خیبر پختونخوا حکومت نے قومی تعلیمی نصاب میں تبدیلی لائی ہے جو کہ سراسر مغربی ایجنڈے کی تکمیل ہے جس میں نہ صرف پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو پائمال کیا گیا بلکہ اسلامی نظریات، اقدار، روایات اور مقامی تہذیب و تمدن کو بھی مسخ کرنے کی گھناؤنی کوشش کی گئی۔ (ESRU) ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز یونٹ کے نام خیبر پختونخوا حکومت کو یورپی امدادی اداروں کی طرف سے خطیر رقم فراہم کی جارہی ہے جس سے کتابوں کی مفت فراہمی کے علاوہ تبدیلی نصاب کے ایجنڈے پر بھی عمل کیا جارہا ہے جس سے نصاب کو یورپی امدادی اداروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے جس سے کے پی کے کی نئی نسل اسلام کے آفاقی تصور، نظریہ پاکستان اور اپنے دینی اور روحانی ورثے سے نابلد اور ذہنی طور پر مغرب کی غلام بن کر رہ جائے گی۔ نصاب میں تبدیلی کے اس مغربی ایجنڈے کی تکمیل درحقیقت پاکستان کی شکست ہے جس سے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو پاش پاش کیا جائے گا، لہذا اس نصاب تعلیم کو یکسر ختم کر کے سابقہ نصاب تعلیم کو من و عن بحال کیا جائے تاہم اگر کمی بیشی ناگزیر ہو تو اسلامی نظریات، اقدار، روایات اور مقامی تہذیب و معاشرت کو مد نظر رکھ کر تبدیلی کی جائے۔

میڈم سپیکر! دو چیزیں یہ جو باتیں میں نے اسمبلی فلور پر کی ہیں، ان کو کچھ Prove کرنا بھی ضروری ہے۔ میں اس سلسلے میں ایک بات ضرور کروں گا کہ برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر تھے لارڈ میکالے، انہیں حکومت برطانیہ نے ہندوستان بھیجا مشن پہ کہ جا کر آپ ہندوستان کا وزٹ کریں اور ایسی قابل عمل تجاویز پیش کریں کہ ہم اس کی روشنی میں ہندوستان کے بارے میں بہتر فیصلے کر سکیں، چنانچہ 2 فروری 1835 کو انہوں نے، لارڈ میکالے نے برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے اپنی رپورٹ کچھ یوں پیش کی۔ "میں نے ہندوستان کے طول و عرض کا دورہ کیا۔ میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں پایا جو گداگر ہو، جو چور ہو۔ ایسی اعلیٰ اخلاق، اخلاقی اقدار، ایسی قابلیت، ایسی صلاحیت کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ کس طرح ہم نے اس ملک کو فتح کر لیا اور جب تک ہم اس قوم کی ریڑھ کی ہڈی جو کہ اس کی روحانی اور ثقافتی ورثہ ہے کو تباہ و برباد نہ کر دیں۔ اسلئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس قوم کے قدیم نظام تعلیم کو تبدیل کر دیا جائے کیونکہ اگر ہندوستانی یہ سوچنے لگیں کہ وہ سب کچھ جو کہ مغرب اور انگریزوں کا ہے، وہ ان کے اپنے سے بہتر اور عظیم

ہے تو وہ اپنی عزت نفس اور آبائی ثقافت پر فخر سے محروم ہو جائیں گے اور اس طرح بن جائیں گے جیسے ہم چاہتے ہیں، یعنی حقیقی معنوں میں ایک غلام قوم"۔ میڈم سپیکر! آج بھی اس لارڈ میکالے کے ایجنڈے کی روشنی میں مغرب آج بھی اس مسلمانوں کی نئی نسل کو حقیقی معنوں میں غلام بنانے کیلئے ترقی وامداد کے نام پر اپنی کارروائیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں جس کی واضح مثال کتابوں کی مفت فراہمی کی آڑ میں نصاب تعلیم میں تبدیلی ہے۔ ای ایس آر یو کے نام خیبر پختونخوا حکومت کو یورپی اداروں کی طرف سے خطیر رقم مل رہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ نصاب میں ہونیوالی تبدیلیوں کی ایک جھلک میں ضرور دکھانا چاہوں گا۔ میرے ایوان کے یہاں معزز ممبران بھی بیٹھے ہیں۔ دو چار کتابوں کی میں مثال ضرور دوں گا اور یہ بھی کہوں گا کہ اس اہم مسئلے کو اتنے حساس نوعیت کے مسئلے کو سٹینڈنگ کمیٹی میں لایا جائے تاکہ اس پر تفصیلاً بحث بھی ہو سکے اور اس پر جو عوام کے تحفظات ہیں، جو کے پی کے کے عوام کے تحفظات ہیں ان کو دور کیا جائے۔ جیسے ہماری پرانی کتاب، جماعت اول کی پرانی کتاب تھی، اس میں Lesson تھا "ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ" صفحہ 27 کے پہلے پیراگراف میں جملہ، "آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" موجود ہے جبکہ ہماری نئی کتاب 17-2016 میں "آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" حذف کر دیا گیا ہے، یہ کس کے ایجنڈے پہ کام ہو رہا ہے، یہ تو تحفظ ختم نبوت کی بات ہے، یہ تو ناموس رسالت کی بات ہے۔ میڈم! اسی طرح دوسرا Lesson تھا "قرآن" صفحہ نمبر 50 پہ پرانی کتاب میں اور ایک اور Lesson، دو اور تھے Lessons، ایک ہے "بس اللہ کے نام نماز پڑھو" جبکہ نئی کتاب میں یہ اسباق حذف کر دیئے گئے ہیں، پرانی کتاب میں اسباق کی تعداد تیس تھی جبکہ نئی کتاب میں اسباق کی تعداد پندرہ ہے، یہ اول کلاس کی ہے۔ دوئم کلاس میں ہمارا Lesson تھا، دوئم کلاس کی جو اردو کتاب ہے، اس میں "ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی پیاری باتیں، حضرت ابوبکر صدیق، ہمارے قائد اور پاکستان، آج کا سفر، حضرت عمر فاروقؓ، دعا کی نظم" یہ ختم کر کے اس کی جگہ "بنیادی پیشے، کھیلوں کی اہمیت، ریل گاڑی کی کہانی، نہروں کی کہانی، یادگار سفر، تصویری کہانی" یہ کلاس دوئم کی اردو کتاب، یہ میں دو چار کتابوں کا ضرور میں اپنے معزز ایوان کے سامنے لاؤں گا چند باتیں، اسی طرح عربی کی ہماری آٹھویں کلاس کی کتاب۔۔۔۔

(شور)

سردار ظہور احمد: میں توجہ چاہوں گا معزز ایوان کی۔

Madam Deputy Speaker: Please, order in the House, please.

سردار ظہور احمد: عربی کی ہماری ہشتم کلاس کی جو پرانی کتاب ہے، اس میں سبق تھا "الزوجہ سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت عمر، العدل عمر، المعلم المجاہد، العمران المزاری، مسلمان سائنسدان، سورہ یوسف بمع ترجمہ، سورہ یاسین بمع ترجمہ، سورہ حجرات بمع ترجمہ، سورہ واقعہ بمع ترجمہ"۔ اسی طرح ان کو ختم کرکے اس کی جگہ "صوبہ سندھ، موسم سرما، ملتان شہر، ایک مقالمہ ہے اس میں، شمالی علاقہ جات، سابق مؤرخ، شادی کی تقریب، سردی، ملی نغمہ، معذوروں کے اداب، تاریخی شخصیت، پھل"، یہ Lessons اس میں جو ہیں نا، چینج کرکے یہ کردیئے گئے۔ اسی طرح انگلش کی ہماری آٹھویں کلاس کی جو پرانی کتاب ہے اس میں Lesson تھا "Prophet Muhammad piece be upon him, a model of truth, and honesty"، اس کی جگہ "A generous deed"، یہ سبق حاتم طائی کی سخاوت کے بارے میں ہے کہ کس طرح وہ اپنی قیمتی گھوڑے کو مہمان نوازی کی خاطر ذبح کرتا ہے۔ اسی طرح دوسرا Lesson ہمارا تھا "Knowing about Dr. Allama Iqbal and our National Hero"، اس کی جگہ "Gulliver's in a new world"، یہ سابق انگریزی مصنف تھا Jonathan Swift، اس کے فرضی سفرنامے، سفرنامے کے فرضی کردار Gulliver's کے بارے میں ہے، یہ نئی کتاب ہے۔ اسی طرح ہماری پرانی کتاب تھی، پانچویں کلاس کی کتاب تھی اردو کی کتاب، اس میں Lesson تھا "حضرت عائشہ صدیقہ، در گزر" نظم تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قائداعظم محمد علی جناح، میرا خدا، رابعہ بصری، مجاہد اسلام، حضرت حولہ، میجر عزیز بھٹی شہید، دو کمسن مجاہد، محمد بن بختیار خلجی، سانچ کو آنچ نہیں، سعودی عرب، عجب خان آفریدی" اور دعا تھی، لب پہ آتی ہے "اس کی جگہ نئی کتاب ہماری 2016-17 میں "سکاؤٹنگ، ہمارے پیشے، مردوں کا ٹیلہ، پاکستانی مسیحا، ماحول کی آلودگی"، پرانی کتاب میں 38 اسباق تھے جبکہ نئی کتاب میں 21 اسباق ہیں۔ اسی طرح میڈم سپیکر! ہماری معاشرتی علوم کی پانچویں کلاس کی کتاب تھی، اس میں Lessons تھے "حضرت خدیجتہ الکبریٰ، حضرت فاطمہ، حضرت امام حسین، محمد بن قاسم، محمود غزنوی، اورنگزیب عالمگیر، شاہ ولی اللہ، ٹیپو سلطان، سرسید احمد خان، سید جمال الدین افغانی، مولانا عبیداللہ سندھی، ڈاکٹر محمد اقبال، قائداعظم محمد علی جناح"، اس کی جگہ "نیلسن

منڈیلا"، نئی کتاب میں "نیلسن منڈیلا، کارل مارکس، مارکوپولو، ابن بطوطہ، واسکوڈے گاما، نیل ارمسٹرانگ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: سردار ظہور احمد صاحب! تھینک یو، آپ نے بہت ہی Detailed, really we appreciate it کہ آپ نے بہت سٹڈی کی ہے، We appreciate that, let see what Atif Sahib is saying, let see. I know you got a big book, we appreciate it what you have done.

<u>سردار ظہور احمد</u>: میڈم! بس ایک بات اور کرنی ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے، سردار ظہور ایک منٹ اور بولنا چاہتے ہیں، اوکے۔

<u>سردار ظہور احمد</u>: لیکن اس میں چند چیزیں یہ ہیں، اقوام عالم کی عروج وزوال کی ساری تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ تعلیمی ادارے، تعلیم، طالب علم اور اساتذہ انقلاب سازی میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جس قوم کی تعلیمی اداروں میں اپنی تاریخ سے اشنائی کے بل بوتے پر طلباء کی تربیت کی جاتی ہے، وہ قومیں عروج کے منازل طے کرکے اپنی منزل تک جا پہنچتی ہیں۔ میڈم! اسی طرح، سوری، مختلف این جی اوز کو تعلیمی نظام کا جو اختیار دے رکھا ہے، اس کی رسائی تمام شعبوں تک پہنچ چکی ہے جن میں سمریز تیار کرنا، بریف تیار کرنا، Write-up تیار کرنا، Report writing, minutes of the meeting, comments on various nature of topics, budget speech, proposal for the ADP, working paper, drafts نوٹیفیکیشن کے ڈرافٹ تیار کرنا، ہر چیز تک رسائی پہنچتی ہے۔ یہ ہم کیا کررہے ہیں میڈم سپیکر! اس اہم مسئلے کو سٹینڈنگ کمیٹی میں لایا جائے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Let see, what the Minister says? Ji Meraj Bibi!

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: ډیره مهربانی میډم سپیکر۔ منسټر صاحب خو به زیات تفصیلی جواب ورکړی خو زه خپل ورور ته، خپل آنریبل ممبر ته د دې باره کښې لږ خبرې کول غواړم۔ ایجوکیشن چې دے نو هغوی خبرې کوی د ایجوکیشن د فلاسفی خبره کوی چې زمونږه فلاسفی هغه راروانه ده، د انګریزانو د وخت نه راروانه ده چې کومه بالکل صحیح نه ده، مونږه Confusion create کړے دے، مونږه خپله ایجوکیشن فلاسفی Define کړې نه ده نو ځکه چې دے نو هغه ټول

مضمونونه چې دی، زمونږه ټول سبجیکټس چې کوم دی نو هغه اسلامیات ترینه جوړ شوے دے، که اردو ده، نو اردو اوس لینګویج دے، یو ادب دے، هغې کښې به اردو ښودلې کیږی، هغې کښې د حضور ﷺ نه علاوه مونږ سره ډیر Topics دی چې هغه به پکښې Introduce کیږی چې ادب ایزده کړی، غزل ایزده کړی، نظم ایزده کړی،آفسانه ایزده کړی، ناول ایزده کړی، د هغې د پاره به مونږه تیاروؤ، انګریزی ادب به انګریزی ادب ښائی، هغه به اسلامیات نه ښائی-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان! یاسین خلیل اینڈ محمود جان! پلیز Attention دے دیں اس کو، جواب کو۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سائنس به سائنس ښائی جی، سائنس به عربی نه ښائی، سائنس به اسلامیات نه ښائی ،معاشرتی علوم د هغې دوه درې حصې دی، که مونږه صرف د خپل ملک خبرې کوؤ نو بیا به ورسره کوؤ، بیا به ورسره مونږه د ټول انډیا خبره کوؤ، د انډیا پاکستان چې شروع کښې د بدھ حکومت وو، د هندوانو حکومت وو، د مسلمانانو حکومت راغلے، بیا د انګریزانو حکومت راغلے نو هغه به ښایو، د ورلډ هسټری به مونږه ښایو نو هغه به د ورلډ هسټری کښې به د نیلسن منډیلا ذکر هم به راځی او د نورو مشرانو ذکر به هم راځی-----

Madam Deputy Speaker: Shah Farman Khan! I might ask you.
کیدے شی زہ تا تہ وایمہ چې جواب ورکړہ نو پلیز۔ اوکے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: نو دلته کښې تعلیم خو مطلب دے، تعلیم خو مطلب دے چې زمونږه ماشومان زمونږه یوتھ چې لږ سوچ شروع کړی، هغوی د دنیا مقابلے ته تیار شی او هغوی لږ Questioning شروع کړی چې دا څه دی او څه نه دی؟ که مونږه هغوی محدود کوؤ چې بس صرف اسلامیات اووایئ، اسلامیات اووایئ، اسلامیات اووایئ، مونږه دا خو مدرسې نه دی دا سکولونه دی، د دې تعلیمی نظام د مدرسو نه جدا دے، د مکتب نه جدا دے۔ هلته کښې Purely religious ایجوکیشن دے، دلته کښې چې دے نو په دیکښې ادب دے، دیکښې میتھس دے، دیکښې انګریزی ده، دیکښې اوس ټیکنالوجی راغله، دیکښې معاشرتی علوم دے، دیکښې به Civics تیاروؤ مونږه، لیډرشپ له به ئې مونږه تیاروؤ، نو هغوی به بس صرف هغه دغه وي۔ د میکالے چې څو پورې خبره ده چې ما څومره

د میکالے بارہ کښې وئیلی دی، نو 1835 د دې خط نه زه ګنړم، یو خو دا دے هغه انګریزانو د دې د پاره نه وو رالیږلې چې تاسو لاړ شئ انډیا ته، پاکستان باره کښې، انډیا باره کښې مونږ ته دغه راکړه، هغه مجبوره شوی وو، د هغه پلار غریب وو، هغه مجبوره شوی وو د لږ وخت د پاره هغه درخواست کړے وو چې ما اولیږئ انډیا ته چې زه لږ پیسې اوګټم ځکه دا خو "سونے کی چړیا" وه، نو هغه د دې د پاره دلته کښې راغلے وو نو کونسل کښې ئے هغه ممبر کړے وو، ایجوکیشن کونسل کښې۔ میکالے مشهور دے د دې خط د پاره نه، دا خط ما نه دے کتلے چرته دا پکار ده چې پروډیوس شی ځکه چې بار بار دا خبره راځی، بار بار دا خبرې، میکالے مشهور دے په هسټری کښې، د 1823 د هغې سپیچ نه چې کوم کښې هغه پارلیمنټری ریفارمز Introduce کړی وو چې دا پارلیمنټری ریفارمز د راشی، د یوکے په پارلیمنټ کښې د هغه مشهورتیا هغه ده، هغه Educationist نه وو، هغه Reformist نه هغه سوشل ورکر نه وو چې هغه دا شانتې، هغه به ټهیک ده دا خط به ئے لیکلے وی چې دلته کښې داسې اوکړو خو هغه په دې باندې زمونږه د تعلیم نظام نه دے Based شوے، دا غلط کوی، ځو پورې چې سټینډنګ کمیټی ده، زه د منسټر صاحب توجه هم دې ته دغه کوم، دا سټینډنګ کمیټی کښې راغلی وو دا د ټیچرز ایسوسی ایشن، پرائیویټ ټیچرز ایسوسی ایشن، دا ټولې خبرې هلته کښې کړی وی او د هغې زما خیال خو نه دے چې دا د سټینډنګ کمیټئ ته لاړ شی او دا د ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته پریږدئ، هلته کښې Educationists ناست دی، هلته سپیشلسټس ناست دی، هغوی زیات ښه پوهیږی چې د دې وخت تقاضا څه ده، زمونږه Requirements څه دی۔ تهینک یو جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Ji, Meraj Bibi for such elaborate, thank you۔ جی آمنه بی بی، لطف الرحمان صاحب! آمنه بی بی ډیر وخت نه انتظار کوی، If you don't، اوکے څه You are the Leader of Opposition۔ لطف الرحمان صاحب!

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف)</u>: ډیره مهربانی ډپټی سپیکر صاحبه۔ ہمارے آنریبل ممبر سردار ظہور خان نے جو کوسچن اٹھایا ہے، وہ انتہائی ضروری ہے اور کسی بھی صورت میں یہ جو کچھ بھی

ہو رہا ہے، Day first سے ہمیں جو تشویش رہی ہے اور ہم نے ہمیشہ اس تشویش کا اس فورم پر اظہار کیا ہے اسمبلی کے فلور پر، اسی حوالے سے ہماری تشویش رہی ہے اور آج جس ڈیٹیل سے انہوں نے جو چیزیں بتائی ہیں، ہمیں منسٹر صاحب نے، بارہا اس حوالے سے سوالات ہوتے رہے ہیں اور انہوں نے یہ جواب دے کر کہ اس حوالے سے ہم کوئی تبدیلی نہیں کر رہے ہیں، ہم یہ نہیں کر رہے ہیں، یہ نہیں کر رہے ہیں لیکن اگر یہی کچھ ہونا ہے اور فلور آف دی ہاؤس منسٹر یہ کہے کہ ہم نے ایسی کوئی تبدیلی نہیں کی اور یہاں سے یہ چیز سامنے آرہی ہو کہ تاریخی اعتبار سے مسلمانوں کی تاریخ کے اعتبار سے، ان کے ہیروز کے اعتبار سے اگر ہم یہ تبدیلی لا رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر تو اسی ایجنڈے کا کام ہے، اسی مغربی دنیا کے ایجنڈے کا کام ہے کہ اس پر عمل ہو رہا ہے۔ میں اس پر بھرپور طور پر یہ گزارش کروں گا کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ تفصیل سے اس پر ڈسکشن ہو اور اس کی اصل صورتحال سامنے آئے، گورنمنٹ کا سٹینڈ اور یہاں سے اپوزیشن کا سٹینڈ جو ہے وہ سامنے آئے اور اس پر بات ہو سکے تفصیل سے، کیونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے، سنجیدہ مسئلہ ہے، یہ ایک عام مسئلہ نہیں ہے کہ ہم اس کو ایسے ہی لے لیں اور اس پر درگزر کر لیں، صرف نظر کر لیں، ایسا نہیں ہو سکتا کسی بھی صورت میں، ہمیں بھرپور طریقے سے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ کمیٹی میں جائے اور اس پر ڈسکشن ہو، ڈیٹیل سے ڈسکشن ہو، اس کے بعد یہ چیز آنی چاہیئے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو جی، آمنہ بی بی! یہ جو ہے تو کال اٹینشن ہے، اس پر یعنی Because Meraj Bibi Educationist تھیں اسلئے میں نے اس کو ٹائم دیا ہے، تو آمنہ بی بی! میں صرف آپ کو دو منٹ دیتی ہوں کال اٹینشن پر، Please why can not you people understand کہ کال اٹینشن پر ضمنی نہیں ہوتا، You are senior parliamentarians۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> میڈم! بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحبہ! میں چونکہ رولز آف بزنس اینڈ پروسیجر پر کام بھی کر رہی ہوں اور میں بہت بھلے سے یہ جانتی بھی ہوں لیکن صرف یہاں پر کھڑے ہونے کا مقصد یہ تھا کہ میں یہی کہنا چاہ رہی تھی، تو اس کے اوپر ہم ایوان میں بحث کریں، اس کو ہم ایڈجرنمنٹ موشن کے طور پر لا کر تو ہم اس کے اوپر بحث کریں یا پھر میں Endorse کروں گی کیونکہ مولانا صاحب نے دریا کو کوزے میں بند کر کے بہت صحیح بات کر دی کہ جی آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں تو میں Endorse کروں گی

Because میں چاہ رہی تھی کہ میڈم! میں Respond کروں لیکن اس سے بہتر ہے کہ Respond کرنے کی بجائے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف چلا جائے۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم! اس Important issue ایشو پر کئی دفعہ ڈسکشن ہوئی ہے ایوان میں اور میں بالکل حاضر ہوں، جب بھی یہ پوچھنا چاہیں میں جواب دینے کیلئے بھی حاضر ہوں، اس کی Explanation کیلئے بھی حاضر ہوں۔ ایک چیز کا مجھے بھی بہت افسوس ہوتا ہے اور آپ کو بھی سن کر بہت افسوس ہو گا کہ صرف اپنے دو پیسے کیلئے اگر کسی پر الزام لگایا جائے تو یہ بہت زیادہ افسوس کی اور شرم کی بات ہے۔ یہ ہمیشہ سے آپ اس کا ریکارڈ دیکھ لیں، میں آپ کو تاریخ اٹھا کر دکھا دوں گا، جس طرح ممبر صاحب نے کہا اور آپ نے کہا کہ جی آپ نے بہت محنت کی ہے، یہ محنت ان کی نہیں ہے، یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ ایک طبقہ ہے جو کہ سکولوں سے کاروبار بنا کر پیسہ کما رہا ہے اور وہ طبقہ جب بھی ریگولیٹری اتھارٹی کی بات آتی ہے، یہ پچھلے چار سال میں، میں تاریخ وار آپ کو ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ صرف اس مقصد کیلئے وہ لے آتے ہیں کہ جی ریگولیٹری اتھارٹی نہ بنائیں۔ ابھی اگر میں کہوں کہ جی ریگولیٹری اتھارٹی نہیں بنے گی پھر ان لوگوں کو جنہوں نے ان کو کہا ہے، ان کو نہ اسلام یاد ہو گا، نہ ان کو دین یاد ہو گا، نہ ان کو کتاب یاد ہو گی، ان کو کچھ نہیں یاد ہو گا۔ یہ صرف اور صرف Exactly یہ بات ہے، یہ میں نے کیبنٹ میں بھی یہ بات کی ہے۔ ابھی میں ان کی باقی باتوں پر آتا ہوں۔ یہ میں آپ کو بیک گراؤنڈ بتا دیتا ہوں کہ اس کی اصل وجہ کیا ہے، یہ ایک بندہ ہے اور اس کے ساتھ کچھ لوگ ہیں جو ریگولیٹری اتھارٹی کے خلاف ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ آپ ریگولیٹری اتھارٹی بنائیں ہی نہ، نیپرا ہے، دنیا جہان کی اتھارٹیز ہیں جو ہر ایک چیز کیلئے بنتی ہیں لیکن یہ چاہتے ہیں کہ تعلیم کیلئے ریگولیٹری اتھارٹی نہ ہو اور ہماری مرضی ہے، ہم مرضی سے فیس لیں، جتنی فیس لیں، سال میں دو دفعہ فیس بڑھائیں، تین دفعہ فیس بڑھائیں اور ماسٹر کو اور لڑکیوں کو، لڑکوں کو جنہوں نے سولہ سولہ سال پڑھا ہوتا ہے، ان کو چار ہزار اور پانچ ہزار ہم مہینے کی تنخواہ دیں اور ہم سے کوئی پوچھے نہ، تو یہ میں کلیئر کر دیتا ہوں کہ اگر اس قسم کی بلیک میلنگ سے وہ اگر ہمیں ڈرانا چاہتے ہیں تو اس قسم کی بلیک میلنگ میں بالکل نہیں آئیں گے، ریگولیٹری اتھارٹی بنے

گی ان شاءاللہ تعالیٰ۔ جو ہمارے ساتھ (تالیاں) جن لوگوں نے جو (مداخلت) آپ صبر کریں میں آتا ہوں آپ نے بہت تقریر کی، میری بھی تھوڑی سی سن لیں، گزارہ کریں، حوصلہ کریں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں آپ، یہ منسٹر صاحب بول رہے ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تو اس وقت تک جو ہمارے ساتھ ریگولیٹری اتھارٹی میں جتنے لوگ ہیں، انہوں نے 100 پرسنٹ Agree کر لیا ہے کہ جو حکومت کی سفارشات ہیں، کیبنٹ سے پاس ہو گیا ہے اور وہ لوگ ہمارے ساتھ Agree ہیں۔ یہ ایک بندہ ہے اور اس کے ساتھ کچھ لوگ ہیں جو کہ پچھلے دو تین چار میں ہر کچھ مہینے بعد جب ہم کہتے ہیں ریگولیٹری اتھارٹی بن رہی ہے، یہ انٹرنیٹ پر، سوشل میڈیا پر، میں آپ کو ریکارڈ دے دوں گا، پہلی بات یہ، پھر دوسری بات، جو انہوں نے کہا یہ ممبر صاحب نے کہ جی یہ مغربی ایجنڈا ہے اور یہ انگلینڈ ہمیں پیسے دے رہا ہے تو ان کا تعلق مسلم لیگ سے ہے، ہمیں وہ دیتے ہیں 307 ملین پاؤنڈ، جس کا ایگریمنٹ ہمارے دور میں نہیں ہوا، ہم سے پہلے دور میں ہوا ہے، ہم نے نہیں کیا، ہم سے پہلے دور میں ہوا ہے اور جو حکومت جس کو یہ مغربی ایجنڈا کہہ رہے ہیں اور وہ ہماری تباہی کیلئے آ رہے ہیں، انہی سے ان کی حکومت 500 ملین پاؤنڈز لے رہی ہے جس کیلئے 300 کا ہمیں کہتے ہیں کہ جی ہمیں کفر کی طرف لے کر جا رہے ہیں، انہی سے ان کی حکومت پنجاب میں 500 ملین پاؤنڈز لے رہی ہے۔ پھر اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ یہ چیز چیلنج کر لی ہے۔۔۔۔۔

سردار ظہور احمد: میڈم سپیکر!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر! یہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دیکھو انہوں نے ختم کرنا ہے نا، ان کو سن لیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ایک سیکنڈ صبر کریں، آپ صبر کریں، حوصلہ کریں، آپ حوصلہ تو کریں نا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! منسٹر صاحب (شور) نلوٹھا صاحب! دیکھیں میں نے آپ کو پورے پندرہ منٹ دیئے ہیں۔ سردار ظہور صاحب! میں نے آپ کو پورے، اب منسٹر صاحب کو دینا ہوگا،

آپ کو سننا ہوگا، آپ کو تو میں نے بہت ٹائم دیا ہے، پھر جواب سن لیں۔ (شور) نلوٹھا صاحب! صبر کریں ان کو ختم کرنے دیں اپنی بات، ان کو اپنی بات تو ختم کرنے دیں، پھر آپ ٹائم لے لیں جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دیکھیں میڈم! جب Logic نہیں ہوتی تو پھر اس طریقے کا رویہ ہوتا ہے، میں Logic سے بات کر رہا ہوں کہ اگر ہم 300 ملین ڈالر کیلئے کافر ہو رہے ہیں تو یہ پھر دیکھیں کہ یہ پھر کتنے بلین ڈالرز کیلئے کافر ہو رہے ہیں۔ (تالیاں) دوسری بات، اس کے علاوہ جو انہوں نے کہا کہ جی مغربی ثقافت اور یہ وہ، مجھے یہ بتائیں کہ تاریخ میں پہلی دفعہ پورے صوبے میں پہلی سے پانچویں جماعت تک قرآن شریف ناظرے سے پڑھوانا اور چھٹی سے بارہویں تک پڑھانا آیا یہ مغربی تہذیب ہے؟ (تالیاں) یہ کس نے کیا؟ اس کے علاوہ یہ جو کہتے ہیں کہ جی یہ انہوں نے چینجز لائی ہیں، جو 2006 کا Curriculum ہے جو کہ National Curriculum جس کو کہا جاتا ہے، اس وقت ایم ایم اے کی حکومت تھی، ایم ایم اے کے پروانشل منسٹر تھے جنہوں نے اس Curriculum پر سائن کیا ہے اور پھر اس کے بعد ایک ٹی وی پروگرام میں بیٹھے ہوئے تھے وہ صاحب، وہ کہتے ہیں کہ جی بہت برے لوگ ہیں جی ٹی زیڈ والے اور پتہ نہیں یہ فارن ایجنسیز والے بہت برے لوگ ہیں تو میں نے کہا پھر آپ خود جرمنی ان کے ساتھ دو ہفتے کیوں گزار کر آئے تھے، اگر اتنے برے لوگ تھے تو پھر کیوں خود گئے تھے، ابھی برے ہو گئے اس وقت اچھے تھے؟ تو بات یہ ہے کہ ایم ایم اے کی حکومت میں National Curriculum پر سائن ہوا ہے 2006 میں، اس کی Base پر Books بن رہی ہیں اور جب ہماری حکومت آئی تقریباً 214 میں سے 200 سے زیادہ کتابیں پرنٹ ہو گئی تھیں۔ ہمارے دور میں میرے خیال میں کوئی آٹھ دس یا بارہ کتابوں سے 214 Out of اس سے زیادہ Books ہمارے دور میں نہیں بنیں۔ Curriculum approve ہوا ایم ایم اے کے دور میں اور ان Books کی پرنٹنگ ہوئی اے این پی کے دور میں، ہمارے دور میں کچھ نہیں ہوا۔ یہ اگر الگ الگ سی چیزیں دکھانا، میں صرف مثال کے طور پر آپ کو سمجھانے کیلئے یہ یہاں موبائل پڑا ہوا ہے اور اس کی تصویر آپ لیتے ہیں کہ جی یہاں تو موبائل پڑا ہوا تھا، یہاں موبائل نہیں ہے اور وہاں، موبائل یہاں پڑا ہوا ہے تو آپ اگر Totality کی تصویر لیں تو موبائل تو پڑا ہوا ہے لیکن اگر آپ یہاں سے دیکھیں جی یہ موبائل کسی نے چوری کر لیا اور یہاں پہ نہیں پڑا ہوا، لیکن یہاں نہیں پڑا ہوا

لیکن یہاں پڑا ہوا ہے، Curriculum کو Totality میں دیکھیں تو اگر چیز ایک جگہ سے نکالی گئی ہے تو دوسری جگہ ڈالی گئی ہے سبجیکٹ کے مطابق، کلاس کے مطابق کہ Repetition نہ ہو اور اس طریقے سے یہ ہر ایک، مطلب یہ ایک ٹیکنکل چیز ہے، یہ نہیں کہ ہر ایک آدمی اٹھ کے یہ کہہ سکتا ہے کہ جی یہاں سے نکال دیا اور یہ پتہ نہیں مذہبی ثقافت ہے اور یہ ہے۔ میری ریکویسٹ ہو گی کہ اگر آپ بھیجنا چاہیں، بالکل بھیج دیں مجھے کوئی، میرا دل صاف ہے، میرا دامن صاف ہے، مجھے ٹھیک ہے ہماری داڑھی نہیں ہو گی لیکن ہم کوئی برے مسلمان نہیں ہیں، نہ ہم کسی ایک جماعت میں یا کسی ایک بندے نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا دین کا کہ جی وہی کر سکتے ہیں باقی کوئی نہیں کر سکتا لیکن میری ریکویسٹ صرف یہ ہو گی کہ اس پہ Kindly اپنے دو پیسے کیلئے لوگوں پہ الزامات نہ لگائیں اور لوگوں کو گمراہ نہ کریں۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے، اسمبلی کا کام ہے لوگوں کو حقیقت بتانا اور اس کو کلیئر کٹ پوزیشن دینا۔ تھینک یو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ فرمان اینڈ پھر لطف الرحمان۔ شاہ فرمان کے بعد، اوکے، لطف الرحمان صاحب! پھر آپ کا۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): لطف الرحمان صاحب بہ خبرې او کړی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بیا بہ تاسو یو خائې جواب ورکړئ۔ لطف الرحمان صاحب۔ اچھا میری ایک بات سنیں، یہ کال اٹینشن ہے، اس پہ میں ڈیبیٹ نہیں ہونے دوں گی، لطف الرحمان صاحب!

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): ہم اس پہ ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتے، سپیکر صاحبہ! ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ۔ دیکھیں اس پہ ہم۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Because he is the leader لطف الرحمان صاحب کو جب میں، لطف الرحمان صاحب کو جب دوں، لطف الرحمان صاحب کو میں موقع دوں گی، باقی میں نہیں دے سکتی، This is call attention۔ جی، لطف الرحمان صاحب!

قائد حزب اختلاف: ڈپٹی سپیکر صاحبہ! بہت بہت شکریہ۔ ہم ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتے، بات دراصل یہ ہے کہ منسٹر صاحب جس انداز میں بات کر رہے ہیں، وہ کہتے ہیں نا کہ "سوال گندم جواب چنا"، (تالیاں) اب ہم ایک ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ آپ کو اعتراض نہیں ہے، اس چیز کو کمیٹی میں لے جائیں، ڈسکشن ہو

گی۔ آپ ٹھیک ہے ہمیں جو خدشات ہیں، وہ انتہائی اہم اور سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اگر اس پہ تفصیلی طور پر ڈسکشن ہوتی ہے اور ہمیں تسلی ملتی ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کمیٹی میں جانا چاہیئے تاکہ اس پہ تفصیلی طور پر اس پہ بات ہو سکے۔ اتنی سی بات ہے اور منسٹر صاحب کو اعتراض نہیں ہے، آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ تھینک یو۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Atif Khan! Atif Khan! What do you say? (Interruption) Okay, Shah Farman!

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:</u> شکریہ میڈم۔ ہاؤس میں ہر آنریبل ممبر کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنا ویو پوائنٹ بتائے، View دے دے۔ Normally جب کوئی ممبر بولتا ہے تو وہ اپنی پارٹی کی سوچ، Manifesto کے مطابق بولتا ہے، اپنی پارٹی کے منشور کے مطابق بولتا ہے۔ اگر میں کہوں کہ جی ہم نے کوئی لیجسلیشن نہیں کی کرپشن کے خلاف اور دوسروں پہ اعتراض کروں تو یہ غلط ہو گا۔ آپ ان چیزوں کو بھی Appreciate کریں۔ منسٹر صاحب نے بات بتائی، ناظرے کی بات ہوئی، ترجمے کی بات ہوئی، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ایمان کا ایک اہم نقطہ اور میں منسٹر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ عقیدہ ختم نبوت کو نصاب میں ڈالا گیا پہلی دفعہ مجھے نہیں پتہ کہ اس سے پہلے کیا ہمیں ان باتوں، آئین کا مجھے پتہ ہے کہ آئین کا حصہ ہے لیکن ایجوکیشن کی بات ہو رہی ہے۔ لطف الرحمان صاحب! ایجوکیشن اور Curriculum کی بات ہو رہی ہے، یہ آئین کا حصہ ہے، یہ آئین کا حصہ تھا اسلئے کہ یہ سیکولر سٹیٹ نہیں ہے، اسلامک ری پبلک آف پاکستان ہے، Objective resolution جو کہ آئین کا حصہ ہے، اس کے تناظر میں یہ ہے اور اس میں یہ ساری باتیں لکھی ہیں، اس میں یہ بالکل کلیئر کٹ ہے کہ Sovereignty belongs to God, which he has delegated to the people of Pakistan for being exercised within the limits prescribed، ہمیں یہ Concept پتہ ہے، میں آپ کو بتاؤں کہ سٹوڈنٹس کو یہ پڑھانا عقیدہ ختم نبوت پہلے تھا، اگر تھا تو آپ بتائیں اگر نہیں تھا تو میں پوچھ رہا ہوں کیوں نہیں تھا، اس کے اوپر ڈیبیٹ نہیں ہے لیکن میں منسٹر صاحب کی اجازت سے، ایوان میں بحث اپنا ویو پوائنٹ بتانے کیلئے ہوتی ہے لیکن میں منسٹر صاحب کی اجازت سے چونکہ ان کا بھی دامن صاف ہے، آٹھ اسلامی قوانین ہم لے کر آئے ہیں اور یہ سوال کے ساتھ آئے ہیں کہ پہلے اس کے اندر کیا تکالیف تھیں کہ یہ نہیں ہو سکیں، ایک فرسٹ محرم کی چھٹی کیلئے اس ہاؤس نے ریزولیوشن پاس کی اور وہ آپ لوگ نہ دے

سکے، آج فرسٹ محرم کی چھٹی ہے اس حکومت کے اندر، لہذا میں منسٹر صاحب کی اجازت سے بالکل اس کو کمیٹی بھجوانے پہ منسٹر صاحب اجازت دیں تو دیتا ہوں بالکل کیونکہ ہمارا دامن صاف ہے لیکن جس انداز سے بات شروع ہوتی ہے، اس کے اوپر بات کرنی پڑتی ہے جس شک کے انداز سے آپ لوگ بات کرتے ہو، اس کے اوپر ہمیں جواب دینا پڑتا ہے۔ آٹھ قوانین ہم لائے ہیں اور یہ جو ہر سوال کمیٹی میں ڈسکس ہو گا کہ ناظرہ پہلے کیوں نہیں تھا، ترجمہ پہلے کیوں نہیں تھا، عقیدہ ختم نبوت Curriculum کا حصہ پہلے کیوں نہیں تھا اور جس طرح میڈم نے بات کی، ہم تو سارا پولیٹیکل سائنس میں Plato، Aristotle، Machiavelli، Bentham، Mill، Rousseau، Ibn Khaldun بھی پڑھتے ہیں، یہاں کونسا ایسا فلاسفر ہے جو ہم نہیں پڑھتے ؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر آپ پڑھیں، میں سمجھتا ہوں کچھ چیزوں کو پازیٹو انداز میں لینا چاہیئے، اگر مجھے Machiavelli کا نہیں پتہ، اگر مجھے Bentham اور Mill کا نہیں پتہ، اگر مجھے Aristotle اور Plato کا نہیں پتہ تو پھر مجھے یہ نہیں پتہ چلے گا کہ Ibn Khaldun نے صحیح بات کی ہے۔ اس تناظر کے ساتھ ہم بات کرتے ہیں، اس Comparative analysis کے ساتھ ہم بات کرتے ہیں، لہذا بڑی خوشی کے ساتھ ہم اس کو کمیٹی میں جانے دیتے ہیں اور کمیٹی میں یہ سوال اٹھے گا کہ اگر ہم نے کوئی Measures لیے ہیں، وہ اس سے پہلے کیوں نہیں لیے گئے تھے۔ میڈم! منسٹر صاحب! اگر اجازت دیں خود، اجازت دیں کہ یہ کمیٹی میں جائے؟

Madam Deputy Speaker: Atif Khan! Atif Khan! Atif Khan! Do you agree?

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس اور بحث نہیں ہے اس پہ، جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، میڈم! بالکل اس کو کمیٹی میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن صرف ایک چیز پہ اعتراض ہے۔ اگر آپ کہیں کہ جی یہ ہمیں کلیئر نہیں ہیں، یہ ہمیں کلیئر کر دیں لیکن یہ اس طرح سے بات کرنا کہ جی یہ پتہ نہیں کس کے ایجنڈے پہ ہے اور یہ کر رہے ہیں، وہ کر رہے ہیں تو میرے خیال میں صرف اپنا وہ ثابت کرنے کی بہت زیادہ افسوس کی بات ہے کہ پھر یہ سوالات بھی اٹھیں گے، پھر یہ سوالات بھی اٹھیں گے کہ اگر ہمارے 300 ملین پہ ہمارے اوپر ایک ایجنڈے کا وہ کیا جاتا ہے تو پھر انہی کی

پارٹی 500 ملین لے کے پھران کے اوپر کیا الزام لگایا جائے گا۔ مسئلہ اس میں نہیں ہے کہ ہمیں کس چیز پہ ہم بالکل Clarity کے ساتھ لانے کیلئے تیار ہیں لیکن صرف یہ ہے کہ خدا کیلئے کسی ایجنٹ کو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Order in the House, please عاطف صاحب بول رہے ہیں۔ جی!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یہ اتنا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے، بالکل اس کو ہاؤس میں بھیج دیں لیکن ساتھ میں باقی چیزیں بھی پھران کو کلیئر کرنی پڑیں گی اور پھر اگر میں ان پہ الزام لگاؤں ایجنڈے کا اور فلاں تہذیب کا اور فلاں تہذیب کا تو پھر بہت نامناسب بات ہو جائے گی۔ اگر ان کو کسی چیز میں Clarity نہیں ہے تو بالکل ہم Clarity لانے کیلئے تیار ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ فرمان! بھیج دیں؟ عاطف خان او وئیل لیږو د غه ته؟ شاہ فرمان خان، بس، شاہ فرمان خان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر! میڈم سپیکر! اگر اس سے یہ Impression جائے گا، نہیں، اگر اس سے یہ Impression جائے گا، اگر اس سے یہ Impression جائے گا ہم اسلئے اس کو کمیٹی میں لے جانے کی اجازت دیتے ہیں میڈم سپیکر! لیکن میرا ایک سوال ہے کہ اگر یہ Impression جاتا ہے کہ خدانخواستہ ہمارے دل میں کوئی چور ہے اور ہم ڈرتے ہیں، اس حوالے سے ہم بالکل تیار ہیں، یہ کمیٹی میں جائے لیکن میرا سوال ہے میڈم سپیکر! کل اگر ہم یہ نصاب میں ڈالیں کہ بلوچستان کے اندر ایک کلبھوشن پکڑا گیا تھا جو غدار تھا اور اس کے اوپر لوگ اعتراض کرنے لگیں کہ کلبھوشن کا نام کتاب میں کیوں آیا لیکن ہم تو لکھیں گے نا کہ یہ پکڑا گیا ہے، (تالیاں) یہ پاکستان کے خلاف وہ غداری کر رہا تھا، وہ ملا رہا تھا، لہذا جو Impression، جو Impression، جو یہ Impression Create کرنا چاہتے ہیں، اس Impression سے بالاتر ہو کر۔۔۔۔۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the call attention number, which one, 1165, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and-----

(Pandemonium)

Madam Deputy Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

(Pandemonium)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention is referred to the Committee. Call Attention No. 2, Mehmood Jan, MPA, to please move his call attention No. 122, in the House, Mehmood Jan!

(Pandemonium)

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

(شور)

جناب محمود جان: میڈم سپیکر! میڈم سپیکر!

(شور)

جناب محمود جان: نلوٹھا صاحب! بیٹھ جائیں، نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب! بیٹھ جائیں۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف کیبننوا کنه، عاطف، عاطف کیبننوه کیبننوه، جی محمود جان! محمود جان!

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، تھینک یو، تھینک یو، نلوٹھا سے 'ن' ہٹا دو باقی کیا رہ گیا ہے؟ بیٹھ جاؤ۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Mehmood Jan! You carry on.

(Pandemonium)

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، تھینک یو میڈم سپیکر۔ میں وزیر برائے صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ کہ یہ جرمنی اور صوبائی حکومت کے مشترکہ تعاون سے حیات آباد پشاور میں ریجنل بلڈ سنٹر RBC کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں ضرورت مند مریضوں کو پشاور کے چھ بڑے ہسپتالوں میں محفوظ خون بلا معاوضہ اور بغیر خون لائے فراہم کیا جا رہا ہے، صوبائی حکومت نے سنٹر چلانے کیلئے باقاعدہ این ٹی ایس کے ذریعے۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Shahram! You will have to answer this.

جناب محمود جان: تربیت یافتہ سٹاف کو بھرتی کے بعد کراچی میں بین الاقوامی معیار کے مطابق تین ماہ کی ٹریننگ دی گئی۔ سنٹر کی شاندار کارکردگی کی بناء پر جرمن حکومت نے مزید تین نئے ریجنل بلڈ سنٹرز کے قیام کی منظوری دی اور اس کے پی سی ون پر کام جاری ہے۔ یہ کہ صوبائی حکومت نے RBC project regular budget forty three ملازمین ایس این ای کی منظوری دی ہے اور مزید نئے مالی وسائل کی ضرورت نہیں۔ تمام آسامیاں منظور شدہ ہیں اور تاحال پہلے سے تعینات ملازمین کو مستقل نہیں کیا گیا، لہذا آج سے تربیت یافتہ ملازمین کو، سروس کو موجودہ آسامیوں پر مستقل کیا جائے۔

میډم سپیکر! په دې سنټر باندې د حکومت خیبر پختونخوا او جرمنی په مشترکه دغه باندې تقریباً څه 200 ملین خرچه راغلې ده او دوئ له ئے باقاعده ټریننګز ورکړی دی جی۔ اوس 43 سیټس دیکښې دې ایس این ای کښې Approve دی جی او دا تقریباً اټهائیس انتیس زاړه کسان دی نو لهذا دا پکار ده چې دیکښې وړومبے دوئ ایډجسټ شی باقاعده، باقی که نور څوک اخلی په هغې باندې زمونږ څه اعتراض نشته خو چې دوئ که د دوئ معیار ښه نه وی او دوئ ټهیک نه وی نو بیا به جرمنی مزید د دې سنټرو اجازت نه ورکولو، لهذا دا کوالیفائیډ کسان دی او د دوئ مستقبل دې سره تړلے شوے دے نو لهذا دوئ د په دې باندی Permanent شی جی۔ تهینک یو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان، سوری شہرام خان!

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}: شکریه میډم سپیکر صاحبه۔ محمود جان خبرې اوکړې جی، بالکل د دې یو پروسیجر دے، د هغې پروسیجر نه به تیریږی۔ چونکه دا پراجیکټ ایملائز دی، پراجیکټ ختم شو نوی ایس این ای Approve شوه، زه د دوئ خبره رد کول نه غواړم خو ډیپارټمنټ د طرف نه دا ایشورنس ورکول غواړم چې د چا کوم حق وی هغه مونږ هسې هم ورکوؤ۔ چې Legally د لاء په دې باندې څه Opinion دے، د اسټیبلشمنټ په دې باندی څه Opinion دے، د ډیپارټمنټ به Already په دې باندی خپل یو Opinion وی، د هغې نه پس به مونږ یو Conclusion ته رسو خو مونږ به چا سره زیاتے نه کوؤ، دا زما په دې فلور

باندې Commitment دے۔ نور چې کوم قاعده قانون دے هغه به مونږ Adopt کوؤ د دوئ د دغه د پاره خو یا دا وی یا نور وی چې هر څه پروسیجر وی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی، محمود جان! یره پلیز په کال اټینشن باندی خو دغه مه کوئ کنه او شو۔

<u>جناب محمود جان:</u> شهرام خان خو جی خبره ډیره ښه او کړله جی خو چونکه دا کسان په این ټی ایس باندې چې څنګه زمونږه د حکومت پالیسی ده چې کلیئر په میرټ باندی راغلی دی، په این ټی ایس باندی اپوائنټ شوی دی، د دوئ سلیکشن په این ټی ایس شوے دے نو دا کوالیفائیډ کسان دی نو پکار نه ده، داسې نور هم مخکښې پراجیکټس کښې کسان وو، اوس زمونږه دې حکومت ریګولر کړی دی پراجیکټس والا کسان، نو لهذا زه ریکویسټ کوم د منسټر صاحب نه چې دغه رنګې دوئ هم په اعتماد کښې واخلئ جی او دا کسان ریګولر شی جی۔ تهینک یو جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جعفر شاه صاحب یو کوی، Usually I don't، جعفر شاه صاحب!

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تهینک یو میډم سپیکر۔ ډیکښې خبره میډم سپیکر! دا ده چې په ډیکښې زما خیال دے چې نورو خبرو ضرورت به نه وی، منسټر صاحب ته به زما ریکویسټ وی Already ایس این ای Approve شوې ده It's part of د دې د پاره فنانسز ضرورت نشته نو حرج څه دے پکښې، زما خیال دے چې اوئے کړئ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، شہرام خان!</u>

<u>سینئر وزیر (صحت):</u> ما جی جعفر شاه صاحب هم اووئیل او محمود جان هم اووئیل، زه ورسره Disagree کوم نه خو زه دا وایمه چې یو طریقه کار دے، د هغې د لاندې، رولز دې وخت کښې ما ته نشته پته، هغه به Obviously department به اوګوری، لاء به کنسلټ کوی، اسټیبلشمنټ به کنسلټ کوی، د هغې نه پس به یو Opinion جوړیږی۔ زه دا Commitment دوئ سره بالکل فلور آف دی هاؤس کوم چې چا سره به زیاتے نه کوؤ، که دوئ Deserve کوی، قاعده قانون هغه اجازت ورکوی نو مونږ ته پرې هیڅ اعتراض نشته دے خو Obviously د یو پروسیجر نه به تیریږی، که هغه پروسیجر هغه رول ئے Allow کوی نو هغه،

مطلب هغه به Follow کول ډیر زیات ضروری وی۔ زه بیا هم وایم چې چا سره زیاتے نه کوؤ خو یو پروسیجر به Follow کوؤ۔

محترمه ډپټی سپیکر: جی، محمود جان خان!

جناب محمود جان: تهینک یو میډم۔ شهرام خان خو جی خبره اوکړله خو مین خبره دا ده چې جی میاشت پس د دوئ دا پراجیکټ ختمیږی جی نو مطلب تر هغې پورې که د دوئ پراجیکټ ختم شی نو بیا خو د دوئ دا Discontinue شولو، نو لهذا دا ایشورنس د راکړی چې دوئ به لا Discontinue کوی نه او هم په دې پراسیس کښې به دوئ چلیږی نو بیا به پرې خبره اوشی جی۔ تهینک یو۔

محترمه ډپټی سپیکر: جی، شهرام خان!

سینیئر وزیر (صحت)}: جی زه بیا دا وایم چې د دوئ کوم ټائم دے هغه ټائم خو ټائم دے هغه خو Obviously چې ایس این ای Approve شوله نو هغې له یو پروسیجر دے، زه ورسره دا Commitment کومه چې پروسیجر چې څه هم دے هغه به مونږه ډیر زر شروع کړو ان شاء الله چې د ټائم نه مخکښې مونږه خپل پروسیجر، چې قانون مونږ ته څه اجازت راکوی چې هغه مونږ ته Before time پته اولګی نو ان شاء الله هغه کار به مونږه اوکړو۔

محترمه ډپټی سپیکر: جی، محمود جان!

جناب محمود جان: چې تر څو پورې جی دا چلیږی جی، دا پکار ده چې اوچلوی چې تر څو پورې پراپر نه وی شوې خو زه به هم هغې خبرې له بیا راځمه چې دا کسان په میریټ په این ټی ایس اپوائنټ شوی دی، اخوا دیخوا نه دی راغلی، باقاعده ټریننګز ئے کړی دی، په دوئ باندې خرچې شوی دی چې مونږه بیا Untrained کسان راولو او بیا سلیکشن کوؤ، نو لهذا دا 43 seats دی، دا 29 ,28 که دا ریګولر شی نو دا کوالیفائیډ کسان دی نو په دیکښې څه Hitch نشته جی۔

محترمه ډپټی سپیکر: شهرام خان!

جناب محمود جان: زما پکښې جي يو رشته دار نشته دے جي، منسټر صاحب اووئيل ما ته نو ما د عوامو د پاره او زمونږه د حکومت پاليسی ده چې مونږ به په ميريټ راولو او دا په ميريټ شوی دی۔

سينئر وزير (صحت): بالکل زه دوئ سره په عوامو کښې يو ځائې يمه ميډم سپيکر، زه بالکل دوئ ته دا، يو خو دا ده چې سنټر مونږه نه بندوؤ دا انتهائی Important دے، په ديکښې پراونشل گورنمنټ او جرمن گورنمنټ يو ځائې پيسې لگولې دی One of the state of the Art دغه دے آرگنائزيشن دے، مونږه بله ورځ په ايبټ آباد کښې د هغې دغه اوکړو، بل په ډی آئی خان کښې جوړيږی، نو بنديږی به نه ان شاء الله تسلی ساتئ خو کوم پروسيجر دے، هغه به Follow کول ډير زيات ضروری وی نو ان شاء الله هغې کښې به څه مسئله نه وی But we have to follow certain procedure.

Madam Deputy Speaker: Shahram Khan! What does he want to know exactly is that can these people continue till your SNE comes?

Senior Minister (Health): They are of course; they have to continue till the date

او که بيا Further وی، ډيپارټمنټ خو د يو څو کسانو د پاره صرف نه چې دوئ اتهائس کسان يا دوی هغه چې کوم سروسز ورکوی هغه سروسز هغه ټول ريجن له سروسز ورکوی، هغه د ډيپارټمنټ د پاره Otherwise ډير زيات Important دے چې هغه 24 سنټرز چليږی، دا ډيپارټمنټ بنديدو ته نه پريږدی۔

محترمه ڈپٹی سپیکر: محمود جان خان! هغوی وائی چې These people will continue till the SNE، دا دغه راشی۔

جناب محمود جان: ايس اين ای جی خو ميډم! زما پرې اعتراض نشته جی که دوئ نور هر څوک اخلی زما پکښې څوک خپل نشته، که دوئ څوک خپل، که خپل کسان هم څوک اخلی نو وادخلی خو دا اتهائس، انتيس کسان چې کوم د دوئ حق کيږی، ما له د صرف دا ايشورنس راکړی جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay. One point he want, Shahram Khan! Just one minute. Shahram Khan! What he wants because

دا دغه کنټريکټ ئے خلاصيږی نو د دوئ زما خيال دے Apprehension دا دے
چې کنټريکټ خلاص شولو نو After چې کنټريکټ خلاص شولو نو After چې
کنټريکټ خلاص شولو نو ?Can they continue، د هغه مين کوئسچن دا دے۔

سینیئر وزیر(صحت): يره جی دا سې کار دے هغه خو به Exact ما ته رولز ريګوليشنز
ډير کلئير دې وخت کښې نه دی معلوم چې Legally څه پروسيجر دے خو خبره
دا ده چې ډيپارټمنټ دا دغه، ډيپارټمنټ چې کوم دے په دې دغه کښې دے چې
دا به Continue وی، مونږه ريجنل بلډ سنټرز چې کوم دے بنديدو ته نه پرېږدو،
Obviously هغې له که په مياشت کښې دا ختميږی نو بل به نوی؟ دوئ د تسلی
اوساتی چې مونږه هغوی نه اوباسو که هغې کښې ټائم ختميږی، مونږ به ورله
Extension ورکړو چې څه طريقه کار وی خو ريجنل بلډ سنټر د دې کسانو د
نوکرئ نه زيات ضروری دے، Obviously هغه د دوئ نه بغير نه شی چليدے۔
So they are as important as regional blood center-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے محمود جان؟

سینیئر وزیر(صحت): او که نلوټها صاحب ئے مطمئن کوی نو، آپ مطمئن کرلیں ان کو۔
نلوټها صاحب ئے مطمئن کوی جی۔ نلوټها صاحب وائی زه ئے مطمئن کومه ما
نه نه کيږی۔

(قہقہے)

Madam Deputy Speaker: Jafar Shah Sahib! You are very active, hypher per active, today I don't know. Jafar Shah Sahib and Mufti Janan.

جناب جعفر شاہ: میډم سپيکرا!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب جعفر شاہ: په ديکښې نن چهټئ شوې ده د ډيپارټمنټ د طرف نه او ډيپارټمنټ
هغه Recommend کړې ده چې دا پراجيکټ سټاف کواليفائيډ دے And they
should be adjusted, I don't know if you have got it.
Madam Deputy Speaker: Ji, sorry, can you repeat this?

جناب جعفر شاہ: نن پکښې چهټی شوې ده د ډائریکټریټ د طرف نه چې They are qualified and they should be adjusted، نو بیا چې ډیپارټمنټ اووئیل نو خبره خلاصه شوه کنه؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): جی بالکل دوئ چې کومه خبره کوی هغه لیټر ما ته، زما سترګو مخې ته نه دے راغلے I can not say but obviously د میرټ یو سسټم دے، په هغې باندې کوالیفائیډ خلق راغلی دی، په هغې کښې هډو څه Doubt نشته دے، څه کوئسچنز هم نشته دے، زه د هغې سره هډو Disagree کوم نه، مونږ دا وایو چې دا کوالیفائیډ دی، مونږه ئے Respect کوؤ۔ مونږ به غواړو چې نوی بهرتی کوؤ نو خو دا د ایډجسټ کړو خو د دې د پاره څه پروسیجر دے، هغه به Follow کول غواړی، یو Straightaway دا نه ده چې دا Straightaway چې کوم دے مونږه اووایو چې دغه د شی، Permanent د شی، پروسیجر دے But they will continue هغه څه مسئله به نه وی ان شاء اللّٰه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان!

مفتی سید جانان: اوشوله جی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس Last one بیا زه Next دغه ته ځمه۔

مفتی سید جانان: میډم! زه د Rule 240 معطل کولو د 240 ماتحت Rule 124 معطل کولو استدعا کوم او یو قرارداد پیش کول غواړمه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Just، قرارداد بالکل زه راؤړمه په سر سترګو خو Let me finish this، د دې نه پس راځمه۔

مسودہ قانون بابت ایمپلائز آف ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ریگولرائزیشن آف سروسز مجریہ 2017 کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 7, Meraj Humayun Bibi!

Ms: Meraj Humayun Khan: Thank you, Madam Speaker. Madam Speaker, I wish to move for leave under rule 77 of Provincial

Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedures and Conduct of Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) Bill, 2017? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Meraj Bibi!

مسودہ قانون بابت ایمپلائز آف ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ریگولرائزیشن آف سروسز مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Ms: Meraj Humayun Khan: Madam Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced. Ji, Meraj Bibi! Carry on.

مسودہ قانون بابت ایمپلائز آف ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ریگولرائزیشن آف سروسز مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

Ms: Meraj Humayun Khan: Madam Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) Bill, 2017, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

Ms: Meraj Humayun Khan: Madam Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa-----

Madam Deputy Speaker: Just a minute Meraj Bibi! This is now Clauses 1 to 8 of the Bill and this is Consideration Stage. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 8-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر! کوئی آواز نہیں آرہی، کوئی Yes نہیں کر رہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کوئی آواز نہیں آرہی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, sorry, yes. The Clauses 1 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Passage Stage': Oh yeah, sorry long title and preamble also stand part of the Bill. Ji, 'Passage Stage': Meraj Bibi!

مسودہ قانون بابت ایمپلائز آف ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ریگولرائزیشن آف سروسز مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Madam Meraj Humayun Khan: Madam Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) Bill, 2017, may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) Bill, 2017, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Yeah, okay Item No. 8 and 9

عنایت صاحب منسٹر نے ریکویسٹ بھیجی ہے کہ اس بل کو پینڈنگ کر دیں تو یہ 9 and 8 والا تو یہ پینڈنگ ہو گیا۔Next نجمہ بی بی، آج کا بڑا بزنس۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سوری۔

مفتی سید جانان: میڈم!

Madam Deputy Speaker: You want to say something, Mufti Sahib?

مفتی سید جانان: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا بس دا نجمه بی بی، نجمه بی بی، آئٹم نمبر 10، نجمه بی بی!

مجلس قائمہ نمبر ایک بابت صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد، انضباط و طریقہ کار، استحقاقات و حکومتی یقین دہانیوں کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Ms: Najma Shaheen: On behalf of the Chairperson I wish to move under rule 61 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time of presentation of report of the Standing Committee No. 1 on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges & Implementation of Government Assurances, may be extended till date and I may be allowed, to present the report in the House.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member, to present the report of the Committee in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ نمبر ایک بابت صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد، انضباط و طریقہ کار، استحقاقات و حکومتی یقین دہانیوں کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آئټم نمبر 11، نجمه بی بی! وایمه چې دا خلاص شی کنه In continuation، د هغې سره Continue دے دا۔

Ms: Najma Shaheen: I, on behalf of the Chairperson, wish to present the report of the Standing Committee No. 1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementations of Government Assurances, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands presented.

جی، مفتی صاحب! ستاسو ریزولیوشن خو ما کتلے هم نه دے، ریزولیوشن خو۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: میډم! ما درلیږلے دے درته۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ښه دا، نه نه I agree، سوری دا هغه بله ورځنے دے، اوکے۔ Agreed، مفتی جانان صاحب!

مفتی سید جانان: میډم! د Rule 240 ماتحت د Rule 124 معطل کولو گزارش کومه تاسو ته چې زه قرارداد پیش کړمه۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’, those who are in favour of it may say ‘Yes’.

مفتی صاحب! تاسو ته خوک Yes هم نه کوئ۔ Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Okay ji, carry on.

قرارداد

(بھارتی جاسوس کلبھوشن جادیو کی سزائے موت پر عملدرآمد)

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب په دیکښې محمد علی شاه صاحب، د جماعت اسلامی نوم دے ورکښې، د هغوی دستخط دے ورته، سید جعفر شاه صاحب اے این پی، شاه فرمان خان منسٹر صاحب پی ٹی

آئی، معراج همایون بی بی قومی وطن پارټی، آمنه سردار مسلم لیګ نون او د جناب بخت بیدار صاحب او زما نوم دے ورکښې۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ کلبھوشن جادیو جو بھارتی خفیہ ایجنسی را کا ایجنٹ ہے اور کافی عرصہ سے پاکستان میں انتشار اور اضطراب پیدا کرنے میں مصروف عمل تھا۔ پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں کی تگ و دو کے بعد جب ان کا نیٹ ورک پکڑا گیا اور تحقیقات کے دوران اس نے تمام الزامات کو تسلیم کیا، اس عمل کی پاداش میں اور تمام قانونی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد اس کو سزائے موت سنائی گئی مگر تاحال اس پر عملدرآمد تاخیر کا شکار ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ قوانین پاکستان کے مطابق فوری طور پر اس سزائے موت پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ آئندہ کوئی ملک یا افراد دوسرے ممالک میں ایسے شرمناک اور ناقابل برداشت اور ناقابل معافی افعال و اعمال سے باز رہیں۔

محترم سپیکر صاحبې! ما ته که صرف د یو دوه دریو خبرو اجازت وی، زه به د دې قرارداد حوالې سره یو دوه درې خبرې اوکړم۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Carry on. Ji.

<u>مفتی سید جانان</u>: دا د پنجاب اخبار دے او د اسلام آباد نه چھاپ کیږی، دوه کالمونه ئے نن په دغې خبره باندې لیکلی دی۔ میډم! ځنې خبرې داسې وی چې هغه د ملک د سلامتئ او د ملک د عزت خبرې وی، ذاتی مفادات، ذاتی تعلقات، ذاتی خبرې، د هر چا تعلقات وی، د حکومتونو تعلقات وی، د هغوی د سربراه ګانو تعلقات وی خو مونږه چې آئین کښې چې کوم حلف اخستے دے، هغه قسم مو اخستے دے، هغه حلف مو اوچت کړے دے، دا مو په دغه خبره باندې کړے دے چې مونږ به د دې ملک وفادار یو، د ملک سره به غداری نه کوؤ۔ جناب سپیکر صاحبې! دا تقریباً دا په 16 مارچ 2016 باندې دا سړے ګرفتار شوے دے او بیا دوه میاشتې تقریباً چې کله دوئ ته فیصله اؤرولې شوې ده، دوه میاشتې د هغې نه بعد هغه تیرې شوې او دلته خو مونږه اؤریدلی دی او تاسو به اؤریدلی وی او کتلی به هم وی چې حکم، فیصله کیږی هغه ساعت خلق په تخته دار باندې خیژولې کیږی، پھانسی ورکولې کیږی ورته خو ډیر افسوس سره زه دا خبره کوم چې دوه میاشتې باوجود پس هغه سړے مطلب دا دے اوسه پورې

چې هغه سن 2004 او 2005 کښې، هغه پخپله باندې اقرار کوی چې زه کراچئ ته لاړم، د دې ملک خلاف، د دغه عوامو خلاف ما په بلوچستان کښې کار کړے دے، ما ایران کښې کار کړے دے او ما کراچئ کښې مطلب دا دے مختلف کارونه کړی دی، نو زما به دا درخواست وی چې دا قرارداد د ایوان ته پیش کړے شی چې د دغې ایوان نه یو مشترکه مسیج لاړ شی چې د دغه سړی په پهانسئ باندې زر تر زره عملدرآمد اوکړلے شی۔ وآخِرُالدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: محترمې سپیکر صاحبه! زه یو خبره کول غواړمه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: په دې باندې خبره کوې نو Let me finish this، نو دا خو خلاص نه دے معراج بی بی؟

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Mairaj Bibi!

محترمہ معراج ہمایون خان: Thank you very much، میډم سپیکر! چې تاسو ما له ټائم راکړو جی۔ زما منسټر صاحب د آئی ټی منسټر صاحب سره هغه دے۔

رسمی کارروائی

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معراج بی بی اوکړی، Sorry I am coming to you، لږ شاه محمد صاحب د دوئ شکریه ادا کوی نو بیا تاسو اوکړئ۔ شاه محمد صاحب، بیا راځمه تاسو لره، I come آپ کا بھی میرے پاس پڑا ہے۔ جی، شاہ محمد صاحب، شاہ محمد خان کا مائیک آن کردیں۔

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر! بہت زیادہ شکریہ، میں اس ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے ٹرانسپورٹ بل کو، ایمپلائز کی جو

ریگولرائزیشن تھی اس کو متفقہ طور پر پاس کیا۔ سب کا، اپوزیشن کا بھی اور حکومت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور میڈم سپیکر! میں ایک اہم بات بتانا چاہتا ہوں۔ کل میں گیا تھا ایچ ایم سی ہسپتال، ایچ ایم سی ہسپتال بہت اچھا بنا ہے، بہت اچھا کریڈٹ ہے صوبائی حکومت کا، لیکن وہاں میں ایک غلطی کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ منسٹر ہیلتھ صاحب بیٹھے ہیں، میں اس کو Appreciate کرتا ہوں، ایچ ایم سی ہسپتال پہ، وہاں ایک ڈاکٹر ہے ناصر سعید جو کہ آئی سپیشلسٹ ہے، چیئر مین ہے، وہ سب ڈاکٹروں کو یہ کہتا ہے کہ اس کے بھائی کی دکان ہے کہ میرے دکان سے آنکھوں کے لیزرز لے لیں، جو بھی ڈاکٹر اس سے آنکھوں کی لیزرز نہیں لیتا ہے کیونکہ وہ 600 کا لیزر آٹھ ہزار میں بکتا ہے وہاں، تو وہ اس کا اے سی آر خراب کرتا ہے اور اس کو سزا دیتا ہے اس کی پروموشن سے، تو میرا کیس جو ہے وہ کمیٹی کو ریفر کریں، میری یہ ریکویسٹ ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ محمد خان! لیزرز نہیں ہیں یہ لینز ہیں، لینز ہیں، لینز خریدتے ہیں، لینز کی کوالٹیز ہوتی ہیں نا، You want to say that۔

<u>معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ</u>: میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا جو کیس ہے اس کی انکوائری کریں اور سٹینڈنگ کمیٹی کو منسٹر صاحب یہ ریفر کریں کیونکہ یہ ایک بندے کی غلطی ہے اور اس کالی بھیڑیا کو سزا دینی چاہیئے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شہرام خان! شہزام خان!

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}</u>: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جی، کمیٹی میں ریفر کر دیں، وہاں پہ ان کو جو Clarity چاہیئے اگر یہ جو بات کر رہے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے باقی۔۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: My legal people are telling me that you should have something in writing we can't say this

تو Writing میں لائیں گے۔ جی، شہرام خان!

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: چلیں لکھ کے لے آئیں خیر ہے میں ہاں کر دوں گا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے جی، معراج بی بی! معراج بی بی!

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: تھیک دہ خو ھغوی وائی چې لیکلې راؤړہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: لیکلئ بہ راؤړے۔ جی، معراج بی بی!

محترمہ معراج ہمایون خان: Thank you very much۔ میډم سپیکر! یوه ورکوټې شانته ګیله مې ده د منسټر نه، د آئی ټی د منسټر نه، شکر دے چې هغوی نن په هاؤس کښې موجود دی، ستاسو په توسط سره، زما هر وخت پریویلج دغه کوی، هغوی Violate کوی او زه چپ وومه او غږ نه کومه خو اخر چې ډیر بنده تنګ راشی نو بیا هغه اوکړی، ژړا اوکړی۔ زه د آئی ټی، آئی ټی سټینډنګ کمیټۍ چیئرپرسن یمه او مونږه بار بار وایو چې د سټینډنګ کمیټۍ Importance، نو چې د سټینډنګ کمیټۍ دومره Importance دے نو د چیئرپرسن خو به خود ډیر Importance وی، دلته کښې لوئې لوئې Events اوشی، لوئې لوئې دغه Inaugurations اوشی او چیئرپرسن ته یو وړوکې شانتې یو لائن هم نه راځی یا مسیج هم نه راځی چې ته هم Invited ئے، زه د چا د بل چا د خلې نه خبر شمه یا د اخبار نه خبر شمه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: دویم جی، دوه ځله دوه ځائې کښې زما دغه دے، د صوابئ سره مې تعلق دے، شهرام خان منسټر صاحب هم دے د صوابئ دے۔ هغوی هلته کښې لاړ شی، هغوی Inauguration کوی۔ یو ځل ئې په دروغه باندې هم تپوس نه دے کړے چې دلته کښې خو هم یوه ناسته ده زمونږه حکومت کښې، هغوی دغه دی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی، معراج بی بی، Yeah message convey شو۔ جی، شهرام خان!

سینئیر وزیر (انفارمیشن ٹیکنالوجی): دا خو جی ډیپارټمنټ کوی، بالکل میډم Interested ده، زمونږ د پاره خو ښه خبره ده چې دا راځی بلکه نور ایم پی ایز دغه، خو مونږه وایو چې آئی ټی پروموټ شی، خلق انټرسټ اوښائی، ممبرز آف پارلیمنټ اوښائی نو بالکل فیوچر کښې چې څه کیږی، دوئ ته به ضرور وائی ان شاء الله۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: No, you instruct your department کنه چې اوکے۔

سینیئر وزیر (انفارمیشن ٹیکنالوجی): او جی Straightaway بالکل اوس نه به ورته اووایو، بالکل به دوئ انفارم کوی ان شاء الله۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے جی، دا ستار خان وائی بیا تاسو ته، عبدالستار خان! آپ کا یہ میں نے پڑھا ہے، تو یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے، یہ تو اگر کال اٹینشن ہوتا تو فائدہ ہوتا، پوائنٹ آف آرڈر میں تو فائدہ نہیں ہے۔

جناب عبدالستار خان: قرارداد، قرارداد وہ کرتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں او کے۔

جناب عبدالستار خان: Madam thank, you very much۔ بڑا اہم ہمارا قومی مسئلہ ہے۔ ہمارے خیبر پختونخوا کے جو پسماندہ اضلاع کے عوام ہیں اور طلباء ہیں، تعلیم یافتہ طبقہ ہے ان کا، میں قرارداد ان کیلئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

صوبائی اسمبلی کا یہ مقدس ایوان سفارش کرتا ہے کہ صوبائی حکومت پبلک سروس کمیشن میں ضلع کوہستان، ضلع لوئر کوہستان، تورغر، بٹگرام اور ضلع شانگلہ پر مشتمل نیا زون، زون 6 کی تشکیل کو عملی شکل دے جو کہ مقامی عوام اور تعلیم یافتہ طبقات کا دیرینہ مطالبہ ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Sorry, Was this a point of order, was this call attention or was this is a resolution?

Mr. Abdul Sattar Khan: A resolution.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ریزولیوشن کیلئے تو آپ نے رولز پہلے Relaxation نہیں کی ہے۔

جناب عبدالستار خان: وہ تو میں نے دیئے تھے، خیر ہے میں دوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں تو پہلے Rules relax کریں نا۔

جناب عبدالستار خان: اچھا میڈم سپیکر! Rule 122، Rule 200 کے تحت-----

Madam Deputy Speaker: Okay, okay just one-----

جناب عبدالستار خان: Rule 122 کے تحت Rule 240 کو-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عبدالستار خان! Just one minute، یہ ہم نے آپ کا نوٹ کر لیا ہے، اوکے، You are right، ٹھیک کہا ہے آپ نے، اچھا فضل الٰہی صاحب، فضل الٰہی کہاں گیا؟ اوکے، فضل الٰہی شاباش، څه پوائنټ آف آرډر دے ، What is it جی وایئ۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): او جی په پوائنټ آف آرډر باندې یوه خبره کومه جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی وایئ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: یوه مسئله ده KTH هسپتال باره کښې خبره کوله جی چې یو خو پکښې د فارمیسئ شاپ بند دے ، نو تقریباً 20 لاکھ روپئ چې دی نو هغه د میاشتې نقصان دے۔ دویمه دا چې د سائیکاټری وارډ چې کوم انچارج ریټائرډ شو جی نو هغه نن بیا دا کوم دغه چې دی، نو هغوی جی داسې یو دغه جوړ کړے دے چې بیا هم هغه کس چې دے هغه بیا دوباره اخلی په تین چار لاکھ روپئ Monthly تنخواه باندې کنه جی او حالانکه د هغوی نه ښه سینیئر او د بهر نه کوالیفائیډ ډاکټران صاحبان شته نو مونږه د منسټر صاحب په نوټس کښې دا راوستل غواړو چې مهربانی د اوشی-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی، شاہ فرمان خان، سوری شہرام خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: یو منټ جی، دا 70 کروړ روپئ چې دی هغه دوئ سره په اکاؤنټ کښې پرتې دی او دغه کوم بی او ډیز یا دغلته چې کوم ځومره هغه ناست دی جی-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی، Carry on۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: دا 70 کروړ روپئ پرتې دی او څه کار پرې نه کوی، دا کے ټی ایچ هسپتال جی په هغې باندې ټک کار نه کوی او ایچ ایم سی چې ځنګه ښه شو او عوامو ته سهولت دے ، پکار ده چې په کے ټی ایچ باندې هم دغه شان کار اوکړی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: محترم سپیکر صاحبه! دا سې کار دے چې خبره ټھیک کوی خو د هغې د پاره لږ پلاننگ پکار وو، هغه یو دا سې هسپتال دے چې د هغې هغه ډیزائن، هغه Shape دا سې کړی دی تا سو ته پته ده، هغه ډیر ټیکنکل کار دے او په Running هسپتال کښې د ایچ ایم سی او د دې Comparison بالکل It's like comparing oranges with apples، نو هغه د دې سره Compare کول نه دی پکار، د هغې Consultants already Hire اوس شو، هغوی پلان خپل تیار کړو، بله ورځ به مونږه له Presentation هم را کوی ان شاء الله۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان شاءاللہ۔

سینیئر وزیر (صحت): چې هغه پلان مونږه بورډ Obviously ئے Approve کوی خو ما ورته پخپله هم وئیلی دی چې هغه کار Speedup کړئ نو ان شاء الله را روانې یو څو میاشتې کښې به په هغې کښې به یو Visible change تا سو ته ښکاری۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 23 مئی 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)